پاکستان نظریاتی اتحاد

پی این آئی

کا

دستور۔ جنوری۔2022

پاکستان نظریاتی اتحاد

فہرست   صفحہ نمبر

دیباچہ

1۔ باب اول: تمہید و بُنیاد

آرٹیکل نمبر ۱: سیاسی جماعت کا نام (Name of the Party)

آرٹیکل نمبر ۲: جماعت کا تصور (Party Idea)

آرٹیکل نمبر ۳: نظریہ (Ideology)

آرٹیکل نمبر ۴: جماعت کا نعرہ اور پرچم (Party Slogan and Flag)

آرٹیکل نمبر ۵: جماعت کی رُکنیت (Party Membership)

آرٹیکل نمبر ۶: دستور (Constitution)

2۔ باب دوم: تنظیمی اُمور

آرٹیکل نمبر ۷: تنظیمی ڈھانچہ (Organizationizational Structure)

آرٹیکل نمبر ۸: جماعت کے رہنما اور عہدیداران کی قابلیت و مدت

Party Members Qualifications and Tenure

آرٹیکل نمبر ۹: پارٹی عہدوں کا دائرہ کار

(Functions and Powers of Party Positions)

آرٹیکل نمبر ۱۰: فنڈز کی وصولی اور جمع کرنے کے قوائد و ضوابط

(Receipt and Collection of Funds)

آرٹیکل نمبر ۱۱: فنانس، اکاؤنٹس اور آڈٹ کا نظام

(Finance, Accounts and Audit System)

3۔ باب سوئم: متفرق اُمور

آرٹیکل نمبر ۱۲: جماعت کے داخلی الیکشن کا طریقہ

(Intra-Party Election Procedure)

آرٹیکل نمبر ۱۳: پارٹی اُمیدوار کو مُنتخب و نامزد کرنیکا طریقہ

(Selection and Nomination of the Candidate)

آرٹیکل نمبر ۱۴: پارٹی میں تنازعات کا حل

(Procedure for Resolution of Party Disputes)

آرٹیکل نمبر ۱۵: آئین میں ترمیم کا طریقہ کار

(Procedure for Amendment in the Constitution)

============

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اُس دیس میں لگتا ہے عدالت نہیں ہوتی

جِس دیس میں انسان کی حفاظت نہیں ہوتی

مخلوق خدا جب کسی مُشکل میں ہو پھنسی

سجدے میں پڑے رہنا تو عبادت نہیں ہوتی

ہر شخص سر پہ کفن باندھ کر نکلے

حق کیلئے لڑنا تو بغاوت نہیں ہوتی

(حبیب جالب)

دیباچہ

اس حقیقت میں کوئی دو رائے نہیں کہ پاکستان بنانے کا اصل مقصد قرآن وسُنت و احادیث کی روشنی میں ایک فلاحی ریاست کا قیام تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان پر حکمران ہمیشہ سے مسلط کئے جاتے رہے ہیں اور پاکستان بطور فلاحی ریاست آج تک صرف ایک خواب کی حد تک محدود ہو کر رہ گئی ہے جس کی تعبیر کیلئے پاکستانی عوام میں سے ایک خاص قیادت پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ''زندگی ایک ترقی پذیر عملِ ارتقاء ہے جو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر نئی نسل کو اس بات کا حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنی مشکلات کا حل خود تلاش کرے۔ وہ ایسا کرنے میں اکابرین کے علمی سرمایہ سے رہنمائی تو لے سکتے ہیں لیکن اکابرین کے فیصلے ان کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے''۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف اسلامی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے اور عوام کی ذہنی اور فکری تربیت کی جائے اور دوسری طرف زندگی کے تمام شعبوں میں ایک ایسی قیادت کو تیار کیا جائے جو مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے جذبات و احساسات کو سمجھتی ہو، اسلام پر پختہ یقین رکھتی ہو اور زندگی کے تمام شعبوں میں اسے جاری و ساری کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ یہی وہ صورت ہے جس میں قوم کی صلاحیتیں اور قوتیں باہم کشمکش کے بجائے مثبت تعمیر میں صرف ہوں گی اس طرح برسوں کی منزلیں مہینوں میں طے ہو سکیں گی۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

پی آئی اے کا سیاسی عَلم بُلند کرنے سے پہلے پاکستان بنانے کا فلسفہ اور ۷۰ سال پر محیط معروضی حالات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ پاکستان کے اصل وارث جو کہ '' عوام '' ہیں وہ پالیسی سازی میں اپنے کم اثر و رسوخ کی بناء پر ہمیشہ سے پاکستان کی گورننس میں کوئی خاص حصہ نہیں رکھتے ہیں اور ہمیشہ ملک کو درپیش مسائل پر ایک اضطرابی حالت میں مبتلا رہتے ہیں لہٰذا اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان اور قائدِ آعظمؒ کی قیادت سنبھالنے تک کے تمام مراحل اور حصول پاکستان تک کی تمام جدوجہد کو اگر نہ سمجھا گیا تو احیاءِ اسلام اور مشرقی جمہوریت کی تمام کوششیں رائیگاں چلی جائیں گی۔

خلافتِ راشدہ کے بعد فلاحی ریاست کے قیام کی وہ ممکن عملی شکل جسے علامہ اقبالؒ نے پیش کیا اور قائدِ آعظمؒ کو قائل کرنے میں ۱۰ سال کا طویل عرصہ لگا یا تھا۔ قائدِ آعظمؒ نے علامہ اقبالؒ کے پیش کردہ تصورِ پاکستان کے بنیادی اصولوں کو واضح طور پر سمجھنے کے بعد ان اصولوں پر عمل کرنے کے لئے ایک خطہء زمین کے حصول کے لئے '' تحریک پاکستان'' کو وجود میں لائے۔

علامہ اقبالؒ نے ۲۱ جون ۱۹۳۷ کو قائدِ آعظمؒ کو وہ تاریخی خط لکھا تھا جس میں ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ '' مجھے یقین ہے کہ جو سیاسی تنظیم ایک عام آدمی کی قسمت بدلنے کا وعدہ نہ کرے وہ ہماری عوام کو اپنی جانب مائل نہیں کر سکتی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ میرا آپ کو بار

بار لکھنا آپ پر گراں نہ گزرتا ہوگا۔ میرے اس اسرار و تکرار کی وجہ یہ ہے کہ میری نگاہوں میں اس وقت ہندوستان بھر میں آپ ہی ایک واحد مسلمان ہیں جس کے ساتھ ملت اسلامیہ کو اپنی یہ امیدیں وابستہ کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے کیونکہ آپ اس طوفان میں جو یہاں آنے والا ہے اس کی کشتی کو صحیح و سالم، با امن و عافیت ساحل مراد تک لے جائیں گے''۔

اُس تاریخی خط کے نتیجے میں قائدِ آعظمؒ نے علامہ محمد اقبالؒ کے دیے ہوئے نظریہ کے تحت جدوجہد کا آغاز کیا اور یوں قرارداد مقاصد یعنی پاکستان کی قرارداد منظور ہوئی جس کی بنا پر مزید سیاسی جدوجہد کی شروعات ہو گئیں اور بل آخر قائدِ آعظمؒ نے نہ صرف بر صغیر سے بلکہ ساری دنیا سے اس حقیقت کو منوا لیا کہ مسلمان دین کے مشترک ہونے کی بنا پر ایک جداگانہ طرز زندگی رکھنے والی قوم ہیں اور بر صغیر میں ایک الگ آزاد خود مختار مملکت کے مستحق ہیں۔ قائدِ آعظمؒ نے اپنے تاریخی کلمات میں یہ بھی فرمایا تھا کہ ''اگر ہم نے دو قومی نظریہ کی بناء پر پاکستان حاصل نہ کیا تو بر صغیر میں نہ مسلمان باقی رہیں گے نہ اسلام اور اس سے اسلام کا تو کچھ نہیں بگڑے گا کہ وہ اپنے ظہور غلبہ کے لئے کوئی اور خطہِ زمین تلاش کر لے گا لیکن ہمارا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا"۔ اس لئے بہت سے علماء دین کی مخالفت کے باوجود آپ نے جدوجہد آگے بڑھائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک آزاد خود مختار پاکستان حاصل کر لیا۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر پاکستانی کو پھر سے علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان کی یاد دہانی کروانی ہو گی اور اس فلسفہ کو سمجھنا اور سمجھانا ہو گا اور اُس کے وارث کی حیثیت سے پاکستان میں ایک اچھے اور پائیدار گورنس کے نظام کو قائم کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہونا ہو گا جس کے لئے موجودہ حالات میں درپیش مسائل علامہ اقبالؒ کے پیش کردہ تصور پاکستان کے مطابق حل کرنے ہوں گے اس لئے ہماری جدوجہد میں شامل ہوں اور علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان کی تکمیل کے لئے " پی آئی اے" میں شمولیت اختیار کریں اور اس کے آئین پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معنوں میں پاکستان اور پاکستان کے عوام کی خدمت کریں۔

علامہ اقبالؒ کے تصور پاکستان کے نقاط:

1۔ علم و ہنر : پاکستان میں علم و ہنر کا مقصد نوعِ انسانی کی خدمت ہو گا نہ کہ حصولِ زر و سیم ۔اور اس میں سکوں کا رواج ہی نہ ہو گا۔

2۔ مشینیں : پاکستان میں نہ ایسی مشینیں ہوں گی جو بھوتوں کی طرح انسانوں کے سر پر سوار ہو نگی۔

3۔ فیکٹریاں : نہ ہی فیکٹریوں کی چمنیاں فضائے آسمانی کو دھواں دھار بنا رہی ہو نگی۔

4۔ آفتابی حرارت : مشینیں خدمت گزار اور دھویں کی جگہ آفتابی حرارت (Solar Energy)

5۔کسان : وہاں کا کسان نہایت مرفہ الحال اور خوش وخرم ہوگا اور نہ زمیندار کی سلب و نہب (Exploitation) اس کا خون چوسے گی اور نہ اس کی محنت کا محصل کوئی اور چھین کر لے جائے گا۔

6۔سلب و نہب : چونکہ وہاں سلب و نہب (Exploitation) کا تصور ہی نہ ہوگا اس لیے باہمی مفاد کے تصادم (Clash of interest) کا بھی سوال نہ پیدا ہوگا اور جہاں پر مفاد کا تصادم نہ ہو وہاں پھر کشت و خون بھی نہ ہوگا۔ ہر طرف امن ہی امن ہوگا۔

7۔اہل قلم : وہاں کے اہل قلم بھی پروپگنڈے کی دروغ بافیوں میں مصروف نہ ہونگے، نہ ہی وہاں کوئی سائل ہوگا نہ ہی محروم، نہ کوئی کسی کا آقا نہ غلام، نہ کوئی کسی کا حاکم اور نہ ہی کوئی کسی کا محکوم ہوگا۔

علاوہ ازیں تصور پاکستان میں معاشرے کی ناہمواریوں اور فساد انگیزیوں کا احاطہ کرتے ہوئے ان کا علاج بھی بتایا۔ چونکہ انسانوں نے اشیاء کو افراد کی ملکیت تصور کر رکھا ہے جو تمام فسادات کی جڑ ہے۔ یہاں پر ہر شے اللہ کی ملکیت ہے اور انسانوں کے سپرد بطور امانت کی گئی ہے۔ زمین اللہ کی ہے اور افراد اس کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ یہ قرآن کے حکم کی صریح مخالفت ہے۔ لہٰذا صحیح نظام یہ ہے کہ ہر شے ''اللہ کی ملکیت'' میں دے دی جائے۔ اس تمام محتاجی، غریبی، افلاس اور زبوں حالی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انسانوں نے اللہ کی ملکیت کو اپنی ملکیت سمجھ رکھا ہے اس لئے علامہ صاحب فرماتے ہیں

کہ " جب تم اپنی نگاہ میں یہ تبدیلی پیدا کر لوگے تو تمھاری خارجی دنیا خود بخود ہی بدل جائے گی"

یہ تھا علامہ محمد اقبالؒ کے نزدیک اسلامی فلاحی مملکت میں معاشرے کا نقشہ اور اسلامی نظام کا محصل۔ لہٰذا پی آئی اے کا تصور/ نظریہ پاکستان کے انہی سنہری اصولوں پر قائم کیا گیا ہے اور انہی سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر یہ پارٹی پاکستان کا اصل تشخص قائم کروانے کے لئے مسلسل جدو جہد جاری رکھے گی۔

۔:۔ پاکستان کے اہم ترین امور جن کی وجہ سے ہمارا ملک تنزلی کا شکار ہے۔

۔: مسئلہ کشمیر :

:۔ خارجہ اور داخلہ پالیسی میں بے ترتیبی اور تسلسل کا فقدان۔

:۔ بیوروکریسی کا غلامانہ رویہ۔

:۔ ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات میں غیر ہمسایہ ممالک کا غیر ضروری عمل دخل۔

:۔ مسلمان ممالک کے مسلکی مسائل میں اپنے ملک کو قربانی کے بکرے کے طور پیش کرنا۔

============

پاکستان نظریاتی اتحاد

باب اول

تمہید وبُنیاد (Preliminary)

آرٹیکل نمبر۱: سیاسی جماعت کا نام (Name of the Party)

یہ کہ اس سیاسی جماعت کا نام **پاکستان آئیڈیالوجیکل الائنس** (پی آئی اے) ہے جسے انگریزی میں (Pakistan ideological Alliance) لکھا اور پڑھا جائے گا جبکہ مخفف کے طور پر انگریزی کی تین حروف تہجی یعنی پی آئی اے (PIA) استعمال کئے جائیں گے جو کہ پاکستان آئیڈیالوجیکل الائنس سے تشبیہ ہیں۔

آرٹیکل نمبر2: جماعت کا تصور (Party Idea)

یہ کہ پی آئی اے کا وجود عمل میں لانے سے پہلے قیام پاکستان سے اب تک کے معروضی حالات کا بغور تقابلی جائزہ، مشاورت اور سوچ وچار کے عمل کے ذریعے لیا گیا جس میں ابتدائی مشاورت میں شامل افراد اس نتیجے پر پُہنچے کہ پاکستان میں جمہوریت، جمہوری عمل اور جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے اور پاکستانی معاشرے میں امن و سکوں پیدا کرنے کے لئے قوت یعنی (طاقت) کی سیاست کو ختم کرنا ہوگا۔ مغربی پارلیمنٹری جمہوری نظام جو پاور یعنی طاقت کی سیاست پر مبنی ہے۔

"Western Parliamentary Democratic System based on Power Politics"

پاکستان نظریاتی اتحاد

جس کو ختم کئے بغیر عام آدمی کی زندگی میں بہتری اور پائیدار ترقی کا حصول نا ممکن ہے اس مقصد کے حصول کے لئے اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر نظریاتی سیاست پر مبنی مشرقی صدارتی جمہوری نظام کا آغاز کرنا ہو گا جو کہ نظریہ پاکستان کی بھرپور عکاسی کرے جو ایک مربوط سیاسی نظام کے مطابق چلنے والی سیاسی جماعت سے ہی ممکن ہو سکے گا۔ایک مربوط نظام کی نسبت سے سیاسی جماعت کے قیام کے عمل کو آگے بڑھانے سے پہلے ماہ مئی ۲۰۱۸ء میں مشاورتی گروپ نے مختلف سوالات کا بغور مطالعہ کیا اور مندرجہ ذیل اہم سوالات زیر بحث لائے گئے :

1 آیا کہ پارٹی کی ضرورت ہے بھی یا نہیں؟

2 ہم نئی پارٹی کیوں بنانا چاہتے ہیں؟ معروضی پس منظر میں معاشرتی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے یا اپنے مفادات کیلئے؟

3 جماعت کا نام، خاکہ اور مقاصد واضع طور پر کیا ہوں گے؟

4 پارٹی کے بنیادی اجزائے ترکیبی یعنی پارٹی کا نظریہ، مالی معاملات اور اخلاقیات کی حیثیت کیا ہو گی؟

5 تمام پاکستانیوں کے مفادات کے تحفظ، اُنکی قائدانہ صلاحیت کو اُبھارنے اور اُن کا پالیسی سازی میں کردار کو کیسے یقینی بنایا جاسکے گا؟

6 پارٹی امور کیسے چلائے جائیں گے اور ایک اہل پاکستانی کو ایوان میں کیسے پہنچایا جائے گا؟

7 پارٹی کو کیسے فعال کیا جائے گا اور اسکی کی ملکیت شخصی یا اداراتی ہو گی؟

سیاسی جماعت کے قیام کا مقصد؟

مندرجہ بالا سوالوں پر مشاورتی گروپ کے تمام ممبران نے غور و فکر کے اس بات پر اتفاق کیا کہ نئ سیاسی جماعت کی اساس شخصیت کی بجائے نظریہ پر رکھنی ہو گی جس کے تحت تمام ممبران، پارٹی نظریہ کے پابند ہوں نہ کہ کسی شخصیت کے۔ چونکہ ہم بحثیت '' پاکستان نظریاتی اتحاد '' کے طور پر سمجھتے ہیں کہ معاشرے میں قوم کی تربیت کا کوئی مربوط نظام سرے سے موجود ہی نہیں ہے اس وجہ سے ایک سیاسی جماعت کا نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونا انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ ایک سیاسی جماعت دراصل ریاست اور ریاستی نظریہ کے تحفظ کی ضامن ہوتی ہے۔ سیاسی جماعت کا اوالین مقصد وجود ریاست اور نظریہ ریاست پر قوم کی رہنمائی و تربیت کرنا ہوتا ہے جو ہر شہری کا بنیادی حق ہوتا ہے۔

ایک ایسی جماعت جو ہر شہری کو فرائض و حقوق سے آگاہی دینے کے لئے اُن کی رہنمائی کرے اور یہ ان کی نمائندہ جماعت کے طور پر اُبھرے، جو کہ کرپشن سے پاک اصل پاکستانیوں پر مشتمل ہو اور نظریہ پاکستان کی محافظ اور ترجمان ہو جس میں فیصلہ سازی کا عمل اکثریت کی بنیاد پر نہیں بلکہ منطق، دلیل اور جمہوری (مشاورتی) خطوط کے بنیادی اُصولوں پر مبنی ہو کیونکہ کسی بھی پارٹی کی ناکامی اور تباہی کا سبب **'' ملوکیت کا تصور ہی ہوتا ہے''**۔ لہٰذا مشاورتی گروپ نے متفقہ فیصلہ کیا کہ پاکستان کو موجودہ مایوس کن

حالات سے باہر نکالا جائے اور اس راستہ پر گامزن کیا جائے جو اس کے نظریہ پاکستان میں پنہاں ہے۔اس نسبت سے سیاسی جماعت کا نام ''پی آئی اے (پاکستان آئیڈیالوجیکل الائنس)''چُنا گیا ہے اور یوں جماعت کی آئین سازی کا مرحلہ شروع ہوا۔

آرٹیکل نمبر ۳: بُنیادی نظریہ (Basic Ideology)

یہ کہ پاکستان کی اساس نظریہ پاکستان پر ہے جس کے لئے قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی دس سالہ انتھک جدوجہد نے بل آخر ساری دنیا سے اس حقیقت کو نہ صرف منوا لیا بلکہ اس بنا پر ایک الگ آزاد خود مختار ریاست، پاکستان کے نام پر قائم بھی کروا دی جس میں ہر وہ شخص پاکستانی کہلانے کا حقدار ہے جو ایماندار، نڈر، حب الوطن، کرپشن سے پاک اور قائدِ اعظمؒ کے نظریہ پاکستان پر یقین رکھتا ہو۔

لٰہذا پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک فلاحی ریاست بنانے کے عمل کو فروغ دینے اور پائیدار گورنس کو یقینی بنانے کیلیئے پی آئی اے کی بنیاد ''ایمان، انصاف، ایثار، علم، صحت، ہنر، انسانیت اور خوداری جیسے سنہری اُصولوں پر رکھی اور یہ سب کچھ عمل سے ہی ممکن ہو سکتا ہے جسے نظریہ پی آئی اے کے طور پر رُوشناس کروایا گیا ہے۔ پارٹی کے بُنیادی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کیلیئے اور ہر ایک پاکستانی کو طاقتور بنانے اور اُسکی صلاحیت کو اُبھار کر ایوان میں پہنچانے کے عمل کو یقینی بنانے کے لئے ہی یہ پارٹی وجود میں آئی ہے لٰہذا اس طرح پاکستان کی باگ ڈور اصل پاکستانیوں کے ہاتھ میں دی جا سکے گی اور ساتھ ہی ساتھ ایمان، انصاف اور ایثار، علم، صحت، ہنر، کے فروغ سے

متعلق وقتاً فوقتاً خصوصی حکمت عملی بھی ترتیب دی جا سکے گی اور ابتدائی حکمت عملی اس آئین میں درج کر دی گئی ہے۔

===========

آرٹیکل نمبر ۴: جماعت کا نعرہ اور پرچم (Slogan and Flag)

۴ (i) پارٹی کا نعرہ: ''ایمان، انصاف اور ایثار، علم، صحت اور ہنر،''

یہ کہ پی آئی اے کا نعرہ پارٹی کی بنیادی اساس/ نظریہ پی آئی ''ایمان، انصاف اور ایثار ، علم، صحت اور ہنر،'' اور اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے چُنا گیا ہے۔ ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے اس کے بغیر نا تو شعور ممکن ہے نا ہی ترقی اور نہ ہی غربت و افلاس کا خاتمہ۔ چنانچہ

ایمان:۔ باحیثیت انسان اور مسلمان ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا بنیادی فرض ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ محمد ﷺ اور قرآن و صحیح احادیث پر غیر مشروط ایمان رکھے اس کے بغیر نا تو شعور ممکن ہے نا ہی ترقی اور نہ ہی غربت و افلاس کا خاتمہ۔

۔**انصاف**:۔ ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے کہ اس کو عدل و انصاف کی فراہمی یقینی اور یکساں بنیاد پر معاشی و معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ زندگی میں میسر ہو اور اس کو جدید خطوط پر اُستوار کر کے سو فیصد آسودگی کا ہدف حاصل کرنے کی

انتھک کوشش کی جائے گی تاکہ پائیدار گورنس کے اہداف کو حاصل کر کے خوشحال و فلاحی پاکستان کا دیرینہ خواب پورا ہو سکے۔

۔ایثار:۔ ایثار وہ جذبہ ہے جو ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کے اندر موجزن ہے جو ایک صحت مند معاشرہ ایک صحت مند قوم کا عکاس ہوتا ہے، صحت مند معیشت اور اس جذبہ کے تحت لوگوں کیلئے کام کرنے کا ماحول بھی سازگار و صحت افزاء بنانے کی جدوجہد کی جائے گی۔ عوام کی عزت نفس کی بحالی ملک کے اندر اور بین الاقوامی سطح پر ایک اعلیٰ مقام دلانا ہے۔ایثار جیسے جذبے سے ہی ایک خوددار معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

۔تحقیقی علم :۔ ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے کہ وہ **علم** حاصل کرے کیونکہ تحقیقی **علم** کے بغیر نہ ہی شعور، نہ ہی ترقی اور نہ ہی غربت و افلاس کا خاتمہ ممکن ہو سکتا ہے اسلئے تحقیقی **علم** کے شعبے میں چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی سب کو جدید خطوط پر اُستوار کر کے سو فیصد خواندگی کا ہدف حاصل کرنے کی انتھک اور مخلص کوششیں کی جائیں گی تاکہ پائیدار گورنس کے اہداف کو حاصل کیا جا سکے اور خوشحال و فلاحی پاکستان کا دیرینہ خواب پورا کیا جا سکے۔

۔صحت:۔ جس طرح "پی آئی اے" کے آئین کے مطابق ہر شعبہء زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا دوسری چیزوں پر بنیادی حق ہے اسی طرح صحت کے شعبے میں بھی ہے اس لئے صحت کو بھی اس آئین میں اعلیٰ درجہ دیا گیا ہے کیونکہ صحت کے اعلیٰ درجے کا شعبہ ہی صحت مند معاشرہ اور ایک صحت مند قوم کا عکاس ہوتا ہے اس لئے صحت مند

معیشت اور لوگوں کے لئے کام کرنے کا ماحول بھی صحت مند ' سازگار اور صحت افزاء بنانے کی جدو جہد کی جائے گی۔

۔**ہنر:**۔ ہنر کا حصول بھی ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے عوام کی عزت نفس کی بحالی ملک کے اندر اور بین الاقوامی سطح پر ایک اعلیٰ مقام دلانا ہے۔ ہنر سے ہی ایک خوددار معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہنر پر خاص توجہ دینا بھی ریاست پر واجب ہوتا ہے۔

4 (ii) پرچم: یہ کہ پارٹی کا پرچم دائرے کے اندر دائرہ ہو گا جو کہ دو گہرے سبز رنگ کے درمیان سفید رنگ کی پٹی سے بنایا گیا ہے سفید رنگ غیر مسلم آبادی اور امن کی علامت ہے اور جس کے درمیان میں سفید حصہ پر چمکتا ہوا سلور چاند ستارہ ہے، اور ساتھ ہی دونوں گہرے سبز حصوں پر سنہرے رنگ سے پارٹی کا نظریہ ''ایمان، انصاف اور ایثار ، علم ، صحت ، ہنر، '' لکھا جائے گا ۔ سبز اور سفید رنگ کی تشریح پاکستان کے قومی پرچم کی تشریح سے عبارت ہے اور استحکام کی نشاندہی کرتا ہے اور ایمان، اعتماد، وفاداری، حکمت، اتحاد، امن ، ترقی ، خوشحالی، ذہانت، سچائی، اچھے سماج اور جنت کی علامت ہے چناچہ یہ تمام رنگ اور ترتیب پی آئی اے کے نظریہ اور مقاصد کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔ پرچم کا نمونہ اس آئین کے ضمیمہ نمبر 1 میں دے دیا گیا ہے۔

= = = = = = = = = = = =

آرٹیکل نمبر ۵: جماعت کی رُکنیت (Party Membership)

5 (i) **اہلیت:** یہ کہ ہر وہ پاکستان کا شہری جس کی عمر ۱۸ سال ہو اور جو پی آئی اے کے نظریہ پر یقین رکھتا ہو اور اس نظریہ کا پابند ہونے کا اعادہ رکھتا ہو وہ اس جماعت کا رُکن (ممبر) بننے کی اہلیت رکھتا ہے۔

5 (ii) **رُکنیت کا طریقہ:** یہ کہ خواہشمند فرد کو جماعت کا رُکن (ممبر) بننے کے لئے پی آئی اے کی رُکنیت کے فارم پر اپنے دستخط، ایک موجودہ رُکن کی تائید کے ساتھ اپنے قریبی یا مرکزی دفتر میں جمع کرانے ہوں گے یا دیگر صورت میں دستخط شدہ فارم پارٹی کے کسی بھی موجودہ رُکن یا تائید کنندہ کے حوالے کرنا ہوگا جو مزید کارروائی کے لئے مرکزی دفتر میں جمع کرنے کا پابند ہوگا۔ مجاز رُکنیت ضروری دفتری کارروائی کے بعد آئندہ ماہ کی فہرست میں شائع کرے گا اور ممبرشپ کارڈ کا اجراء کرے گا جو کہ وضع کردہ پتہ پر ارسال کیا جائے گا۔ رکنیت فارم آئین کے ضمیمہ نمبر 2 میں دیا گیا ہے۔

5 (iii) **رُکنیت کی مدت اور فیس :**

پی آئی اے کی رُکنیت تاحیات اور مفت ہوگی ۔ جبکہ کارڈ کی پرنٹنگ اور ڈاک کے اخراجات سے منسلک ہوگی اور صرف ایک بار رُکنیت کے وقت واجب الادا ہوگی۔ ابتدائی طور پر یہ فیس ۱۰۰ روپے سکہ رائج الوقت پاکستان میں رہنے والے افراد کیلئے اور ۱۰ امریکی ڈالر سکہ رائج الوقت بیرون ملک مقیم پاکستانی کیلئے مقرر کی گئی ہے۔ مستقبل

میں اس فیس پر نظر ثانی ہر پانچ سال بعد کی جائے گی اور مرکزی مجلس عاملہ / شوریٰ سے منظوری کے بعد لاگو کی جائے گی۔

5 (iv) رُکنیت کی معطّلی و منسوخی: پی آئی اے کی بُنیادی رُکنیت کو بغیر اظہار وجوہ یا شو کاز کے معطل نہیں کیا جاسکے گا۔ رُکنیت صرف اُس صورت میں منسوخ کی جا سکے گی جب پارٹی کے آئین سے انحراف یا بد عنوانی یا بد عملی ثابت ہو جائے۔ اس ضمن میں کوئی بھی حتمی فیصلہ مرکزی مجلس عاملہ / شوریٰ سے منظوری کے بعد کیا جائے گا۔

5 (v) رُکنیت سے استعفیٰ: پی آئی اے کی بُنیادی رُکنیت سے استعفیٰ کی منظوری مرکزی مجلس عاملہ / شوریٰ کی قائم شدہ ایک مخصوص کمیٹی تحقیق عمل کے بعد کرے گی جو کہ استعفیٰ موصول ہونے کے بعد ۱۴ روز اندر حتمی فیصلہ کرنے کی پابند ہو گی۔

=================

آرٹیکل نمبر6: دستور

6:(i) پاکستان آئیڈیالوجیکل الائنس (پی آئی اے) کا دستور:

درج ذیل میں (3) اہم اجزاء (15) آرٹیکل پر مشتمل ہے جس کے تحت جذ اول ایک شہری کی تعریف، جذ دوئم اغراض و مقاصد اور جذ سوئم پالیسی و حکمت عملی پر مبنی ہوگا۔ یہ کہ اس آئین میں تحریر شدہ اغراض و مقاصد میں کبھی بھی کمی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی ایک شہری کی تعریف کو تبدیل کیا جا سکتا ہے البتہ ترمیم کے ذریعے ایسے مقصد یا مقاصد کا اضافہ کیا جاسکتا ہے جو کہ پارٹی کی اساس یعنی پارٹی نظریہ، نظریہ پاکستان اور پاکستان کے قومی آئین سے متصادم نہ ہو۔ جبکہ پالیسی و حکمت عملی کا جائزہ ہر پانچ سال بعد ایک ماہرین کی کمیٹی کے ذریعے لینے کے بعد جدید خطوط سے وابسطہ کیا جائے گا اور ضرورت کے تحت ایک پاکستانی کی تعریف کی تشریح کی جاسکتی ہے اس پورے جدت کے عمل میں جدید دور کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پارٹی کی بُنیادی اساس اور اغراض و مقاصد سے ہم آہنگی کو یقینی بنایا جائے گا۔ پارٹی کے مرکزی عہدیدار اپنے اثاثوں کی تفصیلات ای، سی، پی کے قوانین کے مطابق تجدید کرنے یا مہیا کرنے کے پابند ہونگے۔

6:(ii) ایک عام آدمی کی تعریف Definition of an ordinary Man

یہ کہ ''ہر وہ شخص جو عاقل، بالغ، ذہنی و جسمانی طور پر صحت مند ہو اور جمہوری عمل میں شراکت دار اور منطقی ہوتے ہوئے بھی پالیسی سازی میں اثر و رسوخ سے قاصر ہو۔

روزانہ کی بنیادی ضروریات (مکان، خوراک، لباس، صحت) حاصل کرنے کی قوت خرید نہ رکھتا ہو، ریاست میں مستقل سکونت پزیر ہو جس کا "مال" (جائیز مال) "جان" (محنت) اور "وقت" ریاست کی بہتری میں لگا ہوا ہو۔ ریاست کا ایک عام شہری یا سٹیک ہولڈر کہلا سکتا ہے۔

6:(iii) اغراض ومقاصد (Aim and Objectives

(الف) بُنیادی غرض: یہ کہ پی آئی اے، ایک سیاسی جماعت بنانے کی بُنیادی غرض یہ ہے کہ مغربی پارلیمنٹری جمہوری نظام جو قوت کی سیاست پر مبنی ہے اس کو ختم کرنا، عوام جو مُلک خداداد پاکستان کے اصل وارث ہیں ان کو طاقتور بناتے ہوئے اس مقصد کیلئے اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر اخلاقی نظریاتی سیاست پر مبنی مشرقی صدارتی جمہوری نظام کو ملک میں متعارف کرایا جائے۔ صدارتی نظام کا آغاز ایک مربوط نظام کے تحت چلنے والی سیاسی جماعت کے ذریعے کیا جائے تاکہ نظریہ پاکستان کی بھرپور عکاسی ہو اور مُلک میں پائیدار گورنس کے اہدف کے حصول کو حقیقی جمہوریت (مشاورت)، جمہوری عمل کے فروغ اور جمہوری اداروں کی مضبوطی کے ذریعے یقینی بنایا جا سکے۔

(ب) مقاصد: یہ کہ پی آئی اے کے درج ذیل مقاصد ہیں جو کہ پارٹی کی بُنیادی رُکنیت فارم کا لازمی حصہ ہونگے:

1۔ ہر ممبر پارٹی نظریہ یعنی ''ایمان، انصاف، ایثار، علم، صحت اور ہنر، '' پر عمل کرنے کا پابند ہوگا۔

2 ۔ ریاست سب سے پہلے کی بنیاد اور تمام ادارے اس کے تابع کرنے کی جدوجہد کرنا۔

3۔انصاف کے لئے ہر کیس کی نوعیت کے مطابق سزا و جزاء کا عمل تین سے چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ نو ماہ میں مکمل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

4 ۔ اغیار کے لیے انصاف کا تقاضا اور اپنے لوگوں کو وعدہ حور ، دوہرا معیار کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا۔

5۔ ریاستی بینک اور بلاسود بینکاری نظام کو متعارف کرانے کی جدوجہد کرنا۔

6 ۔ ملکی وسائل کی تقسیم آبادی کی قابلیت کے تناسب سے اور منصفانہ بنیاد پر کرنے کی جدوجہد کرنا۔

7 ۔ تمام مذاہب کے حقوق و فرائض کی پاسداری و تحفظ کرنا حکومت پر واجب کرنے کی جدوجہد کرنا۔

8 ۔ نفاذ قومی زبان (اردو) بطور سرکاری زبان اور اساس/ نظریہ پاکستان کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنانیکی جدوجہد کرنا۔

9۔ تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے اور حق حقدار تک پہنچانے کی جد و جہد کرنا۔

10 ۔ سیاسی کلچر کو تبدیل کرنا، پاور پالیٹکس کو مورال پالیٹکس میں تبدیل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

11۔ افراد کی بجائے اداروں کو مضبوط اور اخلاقی بنیادوں پر استوار کرنے کی جدوجہد کرنا۔

12۔ رشوت اور رشوت خور کی معاشرے میں کوئی عزت نہ ہوگی اس کا تحفظ ایک قبیح اور قابل سزاء جرم تصور ہوگا للذہ رشوت ستانی کے خاتمہ کی جدوجہد کرنا۔

13 ۔ پارٹی کے اندر اور باہر انصاف کا نظام قائم کروانے اور برقرار رکھنے کی جدوجہد کرنا۔

14 ۔ پارٹی کو حقیقی جمہوری خطوط پر استوار کرنے اور شخصیت پرستی کی نفی کے عمل کو فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

15۔ پارٹی میں اکثریت کی بجاے دلیل اور منطقی فیصلوں کی اہمیت اور نفاذ کیلئے ہر سطح پر اتفاق اور مشاورت کے عمل کو فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

16۔ حکومتی اور پارٹی عہدے سازی کے عمل کو پارٹی کے وضع کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

17۔ نظریاتی ورکروں کی ہر سطح کے پارٹی عہدیداروں تک رسائی کے عمل کو فروغ دینے کی جدوجہد کرنا۔

18۔ پارٹی ٹکٹ کا اجرا پارٹی سے ٹھوس وابستگی اور پارٹی کے وضع کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق کیا جائے گا اس کی جدوجہد کرنا۔

19۔ ہر پاکستانی کی صلاحیت اُبھارنے میں معاون بننا اور حقیقی ضرورت مند کے ایک حد تک اخراجات میں حصہ ڈالنے کی جدوجہد کرنا۔

20۔ پارٹی کے مالی معاملات ایک جامع اور باقائدہ فنانس واکاونٹ کے نظام کے تحت چلانے کی جدوجہد کرنا۔

21۔ اہل اور پڑھے لکھے باصلاحیت خواتین وحضرات کو صوبائی اسمبلیوں، پارلیمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کا ممبر بنانے کیلیئے جدوجہد کرنا۔

22۔ عوام کی ترقی وخوشحالی کیلیئے بلاامتیاز رنگ ونسل،مذہب ومسلک اور زبان و برادری خدمات بجالانے کی جدوجہد کرنا۔

23۔ پاکستان میں قانونی طورپر بسنے والا ہر شخص پاکستانی شہری ہے اور پاکستانی شہری ہونے کے ناطے سے مسلم اور نان مسلم کے حقوق وواجبات اور فرائض میں سب برابر ہیں کی جدوجہد کرنا۔

24۔ ۱۹۷۳ کے قانون کے تحت متفقہ طے شدہ مسائل کو دوبارہ طے نہیں کیا جائے گا کی جدوجہد کرنا۔

ـــــــــــــــ

6 (iv) پالیسی وحکمت عملی (Policy and Strategy)

پی آئی اے کی پالیسی اور حکمت عملی کی بنیاد مندرجہ ذیل سنہری اصولوں پر مبنی ہے

1۔ پارٹی کا نظریہ: ''ایمان، انصاف، ایثار، تعلیم، صحت اور ہنر''

2۔ پارٹی کے اغراض و مقاصد، نظریہ پاکستان اور پائیدار گورنس کے سنہری اصول ہیں اس ضمن میں پائیدار ترقی کے تین بُنیادی ستون (یعنی سماج، معاش اور پاکیزہ ماحول) کے مابین توازن قائم کرتے ہوئے ملکی ترقی و خوشحالی کے لئے اقدام بھی کیئے جائیں گے۔

- عام آدمی کو مختلف شعبہ جات میں یکساں مواقع فراہم کرنے اور اسے بلا تفریق کامیاب بنانا۔ نئ صنعت و حرفت کا قیام، ٹیکس اصلاحات، بہترین تعلیم کی یکساں فراہمی اور بُنیادی حقوق کے تحفظ کیلئے اُن اہداف کے حصول کو فروغ دیا جائے گا جو آئین پاکستان، نظریہ پاکستان اور نظریہ پی آئی اے سے متصادم نہ ہوں اور فلاحی ریاست کے قیام میں معاون و مددگار ہوں گے اور ہر معاملہ پر علامہ اقبالؒ اور قائدِ اعظمؒ کے افکار سے راہنمائی حاصل کی جائے گی ۔

۔ مختلف اہم شعبہ جات کیلئے حکمت عملی درج ذیل ہے تاہم ضرورت کے تحت کسی بھی وقت کسی بھی نئے شعبہ سے متعلق تفصیلی پالیسی اور حکمت عملی اُس شعبے کے ماہرین کی سفارشات سے مرتب و وضع کی جا سکے گی۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(الف) آئین پاکستان: 1973ء کے متفقہ آئین کی تمام ترجیحات کو نظریہ پاکستان اور نظریہ پی آئی اے کے تقاضوں کے مطابق نظرثانی کے بعد اسکو اصل حالت میں بحال اور نافذالعمل کرانے اور پائیدار گورنس کو ایک مضبوط جمہوری عمل کے تحت یقینی بنانے کی کاوش کی جائے گی تاکہ پاکستان کو ایک حقیقی فلاحی ریاست بنایا جاسکے۔

(ب) اہل لوگوں کی ایوان تک رسائی: یہ کہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ پی آئی اے کے ٹکٹ کے ذریعے ۱۰۰٪ فی صد اہل لوگوں کو ایوان/ پارلیمنٹ/حکومتی اداروں میں نمائندگی کیلئے بھیجا جائے گا۔

(پ) ملکی وسائل کی منصفانہ تقسیم: یہ کہ ملکی وسائل کی ہر سطح پر منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کیلئے اصلاحات مرتب و نافذ کی جائیں گی۔اس ضمن میں پسماندہ ترین علاقے جو ۸۰ فیصد عام عوام کی نمائندگی کرتے ہیں ان پر ملکی وسائل کے ۷۰ سے ۸۰ فیصد وسائل خرچ کیے جائیں گے۔

(ت) بدعنوانی/کرپشن کا خاتمہ: یہ کہ بدعنوانی/کرپشن کے خاتمہ کیلئے احتساب کے نظام کو قانون سازی کے ذریعے موثر کیا جائے گا۔ ایسی قانونی اصلاحات نافذ کی جائیں گی جو بلا امتیاز اور فوری کاروائی عمل میں لانے کیلئے معاون ہوں اور جن کے ذریعے سخت سے سخت سزا کا تعین و اطلاق بھی کیا جاسکے۔

(ٹ) مسئلہ کشمیر: یہ کہ مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قرارداد اور کشمیریوں کی خواہش اور آرزو کے مطابق کرانے کیلئے سفارتی کوششیں تیز کی جائیں گی اور بھرپور کوشش کی جائے گی کہ یہ مسئلہ جلد سے جلد حل ہو۔

(ث) محرومیت اور بین الصوبائی ہم آہنگی کا مسئلہ :

(1) یہ کہ تمام صوبوں، بالخصوص چھوٹے صوبوں، میں محرومیت کے خاتمہ کیلئے مسائل کا احاطہ کر کے جامعہ اصلاحات نافذ کی جائیں گیں اور اس ضمن میں پورے بلوچستان، دیہی سندھ، جنوبی پنجاب، خیبر پختونخواہ کے پسماندہ علاقے و شمالی علاقہ جات بشمول کشمیر، گلگت بلتستان اور فاٹا پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی اور بُنیادی سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ترقیاتی منصوبے شروع کئے جائیں گے اور صنعت و حرفت کا قیام عمل میں لایا جائے گا تاکہ مقامی پاکستانی شہری سہولیات زندگی کی ایک صف میں شامل ہو سکیں اور انکی محرومیاں ختم ہو سکیں۔

(2) تمام صوبوں کے مسائل کے حل اور کسی بھی تشویش کو دور کرنے کیلئے مرکز و بین الصوبائی ہم آہنگی کیلئے خصوصی اقدامات عدل و انصاف کی بنیاد پر کئے جائیں گے اور اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔اس ضمن میں بلوچستان کو خصوصی اہمیت حاصل ہوگی جس کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی کہ بلوچ بھائی ہر شعبہ ہائے زندگی میں صف اول میں لائے جائیں اور اُنکے ساتھ ناانصافی نہ ہونے پائے۔

(3) نئے صوبوں کا قیام اور انتظامی اُمور : وسائل کی تقسیم کو بہتر کرنے کیلئے نئے صوبوں کا قیام انتظامی اُمور کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔جغرافیائی حد بندی ہمیشہ انتظامی مفادات مد نظر رکھ کر ہی متعین کی جاتی ہیں۔جغرافیائی حدبندی نہ تو لسانی بنیاد پر ہونی چاہیے،نہ ذاتی خواہشات اور نہ ہی انتقامی بنیادوں پر۔یہ فیصلہ عوامی ضروریات کی بنیاد پر، ان کو سہولت بہم پہنچانے کی خاطر اور وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہو نا چاہیے۔حکومت ریاست کے ایماء پر کسی بھی حصہ کو شہر یا صوبہ کا درجہ دینے سے پہلے وہاں آبادی کی حد کا تعین، اس علاقے میں موجود وسائل و زرائع کی دستیابی کا باقائدہ سروے کرانے کے بعد وہاں موجود سہولیات ، ایمان،انصاف ، ایثار ، علم ، صحت اور ہنر، کی فراہمی اور روزگار کے مواقع کا درست اندازہ لگاتی ہیں اور انتظامی قابلیت کو یقینی بنانے کے بعد یوں نئے شہر اور صوبے آباد کرتی ہے۔چونکہ فیصلہ،تمام ذرائع اور وسائل حکومت کے کنڑول میں ہوتے ہیں اور یہ حکومت کے بنیادی فرائض اور عوام کے بنیادی حقوق ہیں۔جس کو پاکستان کے 1973 آئین کے آرٹیکل چیپٹر نمبر 1 بنیادی حقوق کی شق نمبر 1 میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

(4) تعلیم وتربیت : کسی بھی ریاست میں اہم ترین چار ادارے ہوتے ہیں جہاں قومی تربیت ممکن ہے۔1: ماں، 2۔ مسجد، 3: مدرسہ ، 4: میڈیا۔

لیکن بد قسمتی سے پاکستان میں یہ چاروں ادارے تباہی کے دھانے پر پہنچ چکے ہیں۔ پی آئی اے ان اداروں کو از سر نو منظّم کر کے قومی دھارے میں شامل کرنا چاہتی ہے اور ان کی اہمیت کے اعتبار سے درجہ بدرجہ خصوصی توجہ دے گی۔

پرائمری (بنیادی) تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے گی ابتدائی طور پر کم از کم پی ایچ ڈی ڈگری کے حامل خواتین و حضرات کو اسکولوں میں بطور پرنسپل اور ماہر نفسیات، ماسٹر ڈگری کے حامل افراد کو بطور اساتذہ تعینات کیا جائے گا۔ عام طور پر بچوں میں توڑنے اور جوڑنے کی جستجو اور صلاحیت موجود ہوتی ہے اسی میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے تحقیقی شعبہ تعلیم کو جدید خطوط پر اُستوار کیا جائے گا جس کے لئے اصلاحتی عمل درج ذیل ترجیحات کو مد نظر رکھ کر کیا جائے گا۔ علماء کی مشاورت اور ان کی مدد سے ایک ایسا نظام ترتیب دیا جائے گا جس سے قومی تربیت دینی اور نظریہ پاکستان اور آیئن پاکستان کے مطابق کی جاسکے۔

(1) حصول تعلیم : ابتدائی تعلیم ہر پاکستانی کیلئے لازمی ہوگی، ہر اسکول میں ماہر نفسیات استاد مقرر کئے جائیں گے جو بچوں کی نفسیات ورجحانات کے مطابق ان کے مستقبل کی نشاندہی اور رہنمائی کریں گے۔

(2) ابتدائی تعلیم کی پالیسی: ہر بچے کو قومی زبان میں دی جائے گی۔ بچے سب کے سانجھے کی بنیاد پر پورے پاکستان میں سائنسی تحقیقی تعلیمی نصاب اور معیار میٹرک تک

ایک جیسا بالکل مفت اور لازم ہو گا، پاس اور فیل کے نظام کو از سر نو رائج کیا جائے گا اور طبقاتی (گریڈ سسٹم) تعلیم کو ختم کیا جائے گا۔ البتہ ذہین طلباء کی انتہائے تعلیم تک حوصلہ افزائی کی جائے گی ۔پہلی سے آٹھویں تک بچوں کو گھر میں کام (Homework) کرنے کو نہیں دیا جائے گا ان کے لئے کھیل کے میدان بنائے جائیں گے جہاں ذہن کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت پر زور دیا جائے گا۔

پرائیوٹ اسکولوں کا نصاب سرکاری اسکول کے مطابق ہو گا۔اساتذہ کی تنخواہ سرکاری قوانین کے تحت ہر سال وضع کی جایں گی اور ان کا نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔اسکول فیس کی حد بھی ہر سال سرکاری قوانین کے تحت مقرر کی جائے گی اور اس کا نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔

(3) ملک میں اعلیٰ درجے کی سائنسی تحقیق اور فنی تعلیم عام کی جائے گی۔

(4) نصابی تعلیمی بورڈز کا قیام: مرکز اور صوبوں میں ایک ایک مرکزی تعلیمی بورڈ قائم کئے جائیں گے جو بین الاقوامی تعلیمی و انتظامی معیار پر نظر رکھیں گے اور ان کی سفارشات کے مطابق اساتذہ کی ٹریننگ اور تعلیمی نصاب میں بدلتے ہوئے حالات اور ترقیاتی تقاضوں کے مطابق ردوبدل کی جاتی رہے گی۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ سائنسی تحقیق اور فنی تعلیم کو رواج دیا جائے گا۔ تمام مدارس کو مرکزی بورڈ سے منسلک کیا جائے گا۔

(5) دیہات کی آبادی بالخصوص کسانوں کیلئے اُن کے قریب زرعی تعلیم کا بندوبست اور ملک میں مزدور آبادی کیلئے اُنکی رہائشی کالونیوں میں بہتر تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا اور اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ دوران تعلیم اساتذہ بچوں کے والدین کی مشاورت سے ان کے ذہنی رجحانات کے مطابق تعلیم میں مدد فراہم کریں۔

(6) تمام تعلیمی اداروں میں کردار سازی جو اسلامی معاشرت، قرآن و حدیث اور اسلامی اخلاق و چال چلن کی تربیت کا انتظام لازمی ہو گا۔

(7) ہائر ایجوکیشن کے اداروں میں اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔

(8) ملکی قوانین کے مطابق غیر مسلم کو اپنے تعلیمی ادارے کھولنے کی اجازت ہو گی اور وہ اپنے مذہب و عقیدے کے مطابق حصول رزق و تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

(9) ایڈمنسٹریشن کے تمام شعبہ جات میں قومی نظریہ پاکستان کی بنیاد پر تربیت و ترقی کا نصاب مرتب کیا جائے گا۔

(چ) حفظان صحت:

(1) ملک میں اعلیٰ پیمانے پر حفظان صحت اور علاج کا وسیع ترین نیٹ ورک جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قائم کیا جائے گا۔ اور تمام علاج معالجہ مفت فراہم کیا جائے گا۔

(2) ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر میڈیکل ٹیچنگ ہسپتال قائم کرنے کی کوشش ہو گی جس میں نرسنگ ٹریننگ کا بھی وسیع انتظام کیا جائے گا۔ جبکہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ٹرشری کیئر کیلیئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(3) ٹیچنگ ہسپتالوں میں ایلوپیتھی کے ساتھ ساتھ طب یونانی اور ہومیو پیتھک طریقہ علاج سہولت و تعلیم کے اہتمام کی کوشش کی جائے گی۔

(4) مرض کی تشخیص جلد اور آسان بنانے کیلیئے میڈیکل ٹیسٹ اور مشینریز کی سہولت ہر ٹرشری کیئر یونٹ کی سطح پر یقینی بنانے کیلیئے اقدامات کئے جائیں گے۔

(5) حکومتی سرپرستی میں زیادہ سے زیادہ دوا ساز ادارے قائم کئے جائیں گے جس کے لئے مختلف طبی جامعات کے شعبہ ادویات کی خدمات لی جائیں گی۔

(6) تمام ادویات مارکیٹ میں لانے سے پہلے حکومتی لیبارٹریز سے ریجسٹریشن اور پاس کروانا لازمی ہوں گی اور ادویات کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے گا جعلی ادویات کی تیاری یا تیاری میں مدد جرم تصور ہو گی۔ جس کی سزا بھاری جرمانوں کے ساتھ ساتھ کم از کم عمر قید اور زیادہ سے زیادہ سزائے موت ہو گی اس کے لئے قانون سازی کی جائے گی۔

(ح) ذریعہ معاش:

(1) حصول معاش کے باعزت اور بلا امتیاز مواقع مہیا کئے جائیں گے اور عورتوں کو اپنے مخصوص شعبوں میں باعزت اور بھرپور مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

(2) دیہات میں کاشتکاری کرنیوالے بے زمین ہاریوں میں ایک کنبہ کی کفالت جتنی زمین درکار ہوں گی مفت مہیا کی جائیگی۔

(3) زرعی قرضہ جات بلاسود مہیا کئے جائیں گے۔

(4) حسب گزارہ زمین پر مالیہ معاف ہوگا۔اور معاوضہ صرف محنت کا ملے گا۔

(5) دیہاتوں میں بالخصوص یونین کونسل کی سطح پر چھوٹی چھوٹی صنعتوں کا قیام کرکے پھلوں، سبزیوں، ماہی گیری اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں بہتری لائی جائے گی۔

(6) زرعی آلات بنانے و مرمت کرنے، پولٹری فارم، ڈیری فارم اور کاشتکاری وغیرہ کے مراکز کا قیام یونین کونسل کی سطح پر کیا جائے گا شہروں میں نقل مکانی کے رحجانات کو روکا جاسکے۔

(7) دیہات میں بلاسود امداد باہمی کے اصول پر اجناس و ضروریات کی خرید وفروخت کے بازار کھولے جائیں گے جس میں " آڑھتی'' نہ ہونگے تاکہ مقامی زمیندار آڑھتی کی لوٹ مار سے نجات حاصل کرسکے۔

(8) بے آباد بنجر اور پتھریلے علاقوں میں صنعتوں کا وسیع جال بچھایا جائے گا تاکہ زرعی زمینیں محفوظ بنائی جاسکیں دیہات اور شہری زندگی سے بے روزگاری کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے گا۔

(9) گزارہ الاونس: اوپر کے تمام اقدامات کے باوجود اگر کوئی شخص بے روزگار رہ جائے تو اسکو حصول روزگار تک اس کی علمی قابلیت کے مطابق گزارہ الاونس سرکاری خزانے سے دیا جائے گا۔

(10) سرپرستی سے محروم، عورتیں، معذور افراد اور پیشہ ور فقیر: معذور ہو جانے والے افراد، کسی وجہ سے روزگار کے قابل نہ رہنے والے افراد، سرپرست کے فوت ہو جانے سے یتیم، بیوہ اور بے سہارا رہ جانے والے افراد کی کفالت و تربیت ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔ عورتوں کو وراثت میں حصہ قانون کے مطابق دیا جائے گا اور یہ ریاست کے ذمہ ہو گا۔

(11) ریاست ان تمام ہنر مند ذہین اور باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی اور توقیر کرے گی اور ایسے افراد جو کسی بھی شعبے میں کوئی غیر معمولی صلاحیت اور اہم نئی ایجاد کرنے کے اہل ہوں ان کو قانونی تحفظ دیا جائے گا گے جو کسی وجہ سے غیر قانونی کے زمرے میں آتے ہوں گے۔

(خ) ملکی دولت پر اجارہ داری کا خاتمہ: یہ کہ ایسا نظام وضع کیا جائے گا کہ جس کے تحت دولت چند ہاتھوں یا خاندانوں میں نہ سمٹ سکے گی اور ایسے تمام منفی عناصر کی روک تھام کے لئے اصلاحات مرتب و نافذ کی جائیں گیں۔ سودی کاروبار، سٹہ بازی اور دیگر جن بھی ذرائع کے ساتھ عوام کا استحصال کیا جارہا ہے ان کو بند کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔ اس کی تفصیل علیحدہ اسلامی بینکاری نظام میں درج ہے۔

(و) بینکنگ کے نظام میں اصلاحات :

(1) یہ کہ جائز تجارت، بینکاری نظام کو متعارف کرانا یہ ریاست کی ذمہ داری ہو گی۔

(2) تمام بینکوں اور اداروں کو پابند کیا جائے گا کہ وہ ریاست کے ایما پر مضاربت اور شراکت کی بنیاد پر ہر کاروبار کریں۔

(3) بینکنگ کے شعبہ میں تمام ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ دولت ان سے واپس لے لی جائے گی۔ اگر کوشش کے باوجود ان کے اصل متاثرین تک نہ پہنچائی جا سکی تو بیت المال میں جمع کر دی جائے گی۔

(4) بینکنگ کے شعبہ میں چور بازاری، سمگلنگ، ہُنڈی کا استعمال اور کسی بھی غیر قانونی عمل پر مکمل پابندی ہو گی اور قانون کے مطابق جزا و سزا طے کی جائے گی اور کسی کو استثنٰی حاصل نہ ہو گا۔

(ڈ) سرکاری اخراجات میں تخفیف: یہ کہ حکومتی اخراجات میں سادگی اور عدم نمود و نمائش کی بنیاد پر تخفیف کی جائے گی۔ سرکاری تقریبات، سفارت خانوں، صدر اور وزیراعظم اور حکام بالا، ممبران شورٰی (پارلیمنٹ)، سرکاری و نیم سرکاری اور خود مختار اداروں اور تمام محکمہ جات کے اخراجات پر ایک اعلٰی کمیشن قائم کر کے ضروری اور غیر ضروری اخراجات کا تعین کیا جائے گا جسکی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے فضول اخراجات ممنوع قرار دیئے جائیں گے۔ اور اس چیز کی پابندی نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ذ) تجارت:

(1) چھوٹے اور درمیانے درجے کے تاجروں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ان سے مشاورتی عمل کے ذریعے اقدامات کئے جائیں گے تاکہ تجارت کے اس پہلو کو بھی خوب فروغ مل سکے۔اس کی تفصیل علیحدہ "معاوضہ محنت کا" میں درج ہے۔

(2) چور بازاری، ذخیرہ اندوزی ممنوعات میں سے ہو گا اور ملاوٹ کا مکمل خاتمہ کرنے کیلئے جامع اقدامات کئے جائیں گے اس طرح زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے رجحانات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی اور ایسا کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا اور ایک بااختیار پرائس کنڑول ادارہ قائم کیا جائے گا۔تاکہ ایک مناسب نفع کا رواج قائم کیا جاسکے اور اس طرح ایک عام آدمی کو مناسب فائدہ پُہنچایا جاسکے گا۔

(3) درآمدات اور برآمدات پر تمام تاجروں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کیلئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے جن کے تحت اجارہ داری کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

(4) ملکی پیداوار اور مصنوعات کی برآمدات کو وسیع ترکیے جانے کے لئے خصوصی حکمت عملی بنا کر نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔

(5) درآمدات کو اشد ضرورت تک محدود کر دیا جائے گا۔

==========

(ر) صنعت و حرفت:

(1) کلیدی صنعتیں جن کا براہ راست تعلق عوامی مفادات سے ہو گا یا ملکی دفاعی نظام سے ہو گا(جیسے اسلحہ سازی ، صنعت فولاد ، پٹرولیم ، معدنیات ، صنعت جہاز سازی وغیرہ)، سب کو حکومتی نظام کے تحت چلایا جائے گا۔

(2) مشترکہ و نجی سرمائے سے چلنے والی بڑی صنعتوں میں بونس کے عوض مزدوروں کے حصے کا تعین کیا جائے گا۔

(3) ہر صنعت کیلئے زیادہ سے زیادہ آمدنی کی حد مقرر کر دی جائے گی اور حد سے زائد آمدنی مزدوروں میں بونس کی شکل میں تقسیم کر دی جائے گی۔اس طرح غریب اور امیر میں دولت کی تقسیم منصفانہ انداز میں ہو سکے گی اور دونوں کے مابین دولت کا فرق کم سے کم ہونا شروع ہو جائے گا جس سے ہر ایک شہری کی زندگی بہتر ہو جائے گی۔

(4) ہر پاکستانی باشندے کو صنعت و حرفت کا پیشہ اختیار کرنے کا پورا حق حاصل ہو گا اور اس کے لئے اس کو ترغیب دی جائے گی اور ہر شہری کو سہولت مہیا کرنے اور سازگار ماحول دینے کیلئے قوانین مرتب کر کے نافذالعمل بنائے جائیں گے۔ اس کی تفصیل علیحدہ "معاوضہ محنت کا" میں درج ہے۔

(5) جو کارخانے بدعنوانی اور ناجائز ذرائع سے قائم یا حاصل کئے گئے ہیں ان کو قومی تحویل میں لے لیا جائیگا۔

(6) حتی الامکان بڑے کارخانے عوامی حصص/شراکت کے اُصول پر قائم کئے جائیں گے۔

(7) مزدوروں کی اُجرت حسب لیاقت و کارکردگی کی بنیاد پر طے کرنے اور ادا کرنے کے عمل کو یقینی بنایا جائے گا۔

(8) تمام صنعتوں میں کم سے کم اُجرت / تنخواہ کی ادائیگی کے قوانین پر عمل داری کو یقینی بنایا جائے گا۔

(9) موجودہ ملکی مہنگائی کا حساب لگا کر کم از کم اتنی تنخواہ دی جائے گی کہ جس سے مزدور اپنے خاندان کی بآسانی کفالت کر سکے نیز ہر پرائیویٹ ادارے پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے مزدور کا نام وفاقی گورنمنٹ کے ادارے EOBI میں اپنے قریبی آفس میں درج کروانے اور اسکی تمام تفصیل و کاغذات مزدور کے حوالے کرے اور اسے اس کی اہمیت بھی بتائے تاکہ وہ 60 سال کی عمر کو پہنچ کر ایک سرکاری ملازم کی طرح پنشن حاصل کر سکے ایسا نہ کرنے والے مالکان کے خلاف سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی اور اس ادارے کے قواعد و ضوابط کے مطابق فیس ادا کرنے کی ذمداری بھی مالکان پر ہو گی۔

========

(ڑ) ملازمتیں:

(1) تمام سرکاری ملازمین کے حقوق یکساں ہونگے۔

(2) کم درجوں کے ملازمین کی رہائش، وسائل، سفر، علاج معالجہ اور بچوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام سرکاری سطح پر ہوگا۔

(3) ملازمین کو عام اور ضروری رخصتیں، بیماری، معذوری کی رخصتوں اور بڑھاپے کی پنشن اور حادثات کے معاوضہ کی سہولیات میسر ہونگی۔ اور وفات کی صورت میں پس ماندگان کے گذارہ الائونس کا معقول بندوبست کیا جائے گا۔

(ز) تعطیلات:

یہ کہ عید اور ضروری تاریخی دنوں کی تعطیل کا تعین دینی و ملّی اور کاروباری تقاضوں کے مطابق کیا جائے گا۔

(ژ) دفتری اوقات کار: یہ کہ دفتری اوقات کار روزانہ 8 گھنٹے اور ہفتہ وار ۴۰ گھنٹے سے زیادہ نہ ہونگے۔ اگر کام خطرناک یا زیادہ توانائی کے خرچ کا ہو تو اُس کے وقت میں مزید کمی کر دی جائے گی اوور ٹائم جبری نہ ہوگا۔ اوور ٹائم کا معاوضہ دوگنا ہوگا۔

(س) زراعت: یہ کہ زراعت پاکستان کی معیشت کے لئے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔

پاکستان نظریاتی اتحاد

(1) یہ کہ ملک میں کسانوں کی مشاورت سے ایسی جدید زرعی اصلاحات مرتب کر کے نافذالعمل کی جائیں گی جو ماحولیاتی، موسمیاتی اور تمام دیگر تغیرات سے درپیش مسائل کا ادراک اور حل رکھتی ہوں۔

(2) یہ کہ یونین کونسل کی سطح پر زرعی مددگار یونٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور ایکسٹینشن ڈیپارٹمنٹ کو موثر بنایا جائے گا تاکہ عام کسان زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے۔

(3) عام کسانوں کو جدید طریقہ کاشت سے آگاہی اور زیادہ سے زیادہ ریاستی سہولت کو بر وقت اور یقینی بنایا جائے گا۔ جس میں بلا سود قرض کی سہولت شامل ہو گی۔

(4) موسی تغیرات سے آگاہی کا جامع نظام بنایا جائے گا تاکہ کسان بر وقت فائدہ حاصل کر سکے۔

(5) ناجائز طور پر قابض زمینوں کو واگذار کروایا جائے گا۔ لینڈ مافیا اور قبضہ گروپ کے لئے سخت سے سخت قوانین بنائے اور بلاامتیاز لاگو کئے جائیں گے۔

(6) صرف وہ زمین جائز تصور ہو گی جو وراثت، ہبہ، وقف یا فروختگی میں جائز طریقہ سے منتقل ہو گی۔

(7) مالک اراضی اور مزارعے کے درمیان حصے داری لکھنے کی ذمہ داری اور معاہدے پر آنے والے اخراجات مالک زمین ادا کرے گا اور بغیر قانونی ایگریمنٹ کے حصے پر زمین

دینے یا لینے والوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی اور کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔

مالک اراضی اپنی زمین پر ہر طرح کے تصرف کا مجاز ہو گا مگر مقرر کردہ مدت سے پہلے مزارع کی اپنی مرضی کے بغیر بید خلی نہیں کر سکے گا اور مزارعین کی بھی ذمہ داری ہو گی کہ وہ مالک اراضی کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں بدنیت اور جھوٹے شخص کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(8) زرعی زمینوں کا سیم و تھور سے تحفظ کیا جائیگا اور سیلابوں سے بچانے کے تمام تر ممکنہ انتظامات کئے جائیں گے۔

(9) نئی آباد کی جانے والی سرکاری زمینیں آسان شرائط پر خود کاشت کرنے والوں کو دی جائیں گی۔ اس میں اوّلیت اور فوقیت مقامی کاشتکاروں اور کھیت مزدوروں کی ہو گی۔

(10) تمام ملک میں نظام آبپاشی کو وسیع اور جدید خطوط پر اُستوار کیا جائیگا۔ ضرورت کے مطابق بارشی پانی کے ڈیم، پانی کی نہریں عام کی جائیں گی اور چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں گے اور کوشش ہو گی کہ ہر ڈیم سے پن بجلی کا حصول بھی ممکن ہو سکے۔ بارانی علاقوں میں بارشی پانی کو محفوظ کرنے کیلئے زیادہ ڈیم بنائے جائیں گے۔ تمام ڈیمز متعلقہ اداروں کے سروے کی روشنی اور ملک کے وسیع تر مفاد میں صرف تکنیکی اور بہترین مینجمنٹ کی بنیادوں پر بنائے جائیں گے اور متاثرہ افراد کی بھرپور مشاورت اور

رضامندی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔کسی غیر متاثرہ افراد کو مداخلت کی اجازت نہ ہو گی۔

(ش) عدالتی نظام:

(1) فیصلے عدل و انصاف کی بنیاد پر نا کہ اکثریت کی بنیاد پر۔ آزاد عدلیہ کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جائے گا اور حصول انصاف کے طریقوں کو سہل و سستا بنانے کیلئے قانون سازی کی جائے گی اور ایک خاص مدت کے اندر انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا تاکہ عام آدمی کو بروقت اور تیز ترین طریقے سے انصاف مل سکے۔

(2) ہر عدالت تین ماہ (90 دن) کے اندر اندر کیس کا فیصلہ کرنے کی پابند ہو گی اور کسی قسم کے تاخیری حربوں کو تسلیم نہیں کیا جائے گا اگر کوئی وکیل انصاف کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا تو اسکا وکالت نامہ کینسل کر دیا جائے گا اور اس صورت میں وکیل اپنے مؤکل سے لی ہوئی فیس واپس کرنے کا بھی پابند ہو گا اور اگر وکیل ایسا نہیں کرے گا تو اسکا لائسنس کینسل کرنے کا جج صاحب کو پورا اختیار حاصل ہو گا نیز وکیل اپنے مؤکل کو فیس وصولی کی رسید دینے کا بھی پابند ہو گا اس لئے وکیل کیلئے بھی ضروری ہو گا کہ وہ اتنے ہی کیس لے جتنے وہ آسانی سے لڑ سکتا ہو۔

(3) عدالتوں کے انتظامی نظام و نسق کے اعتبار سے انصاف کا حصول مفت کیا جائے گا تاکہ اس سے ہر ایک پاکستانی شہری فائدہ اٹھا سکے۔

(4) ججز کے تقرر کیلئے اصلاحاتی نظام لایا جائے گا جس میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا اور صرف پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ہی تقرریاں عمل میں لائی جا سکیں گی نیز تقرری کے وقت سپریم کونسل کے کم از کم تین سینیر ترین ممبران پبلک سروس کمیشن کی سربراہی کریں گے۔

(5) انتظامیہ کو عدلیہ میں چیلنج کیا جا سکے گا۔انتظامیہ کے کسی بھی ادارے اور اس کے ہر چھوٹے بڑے افسر اور ملازم کے کسی بھی حکم اور فعل کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔ جھوٹ کی بنیاد پر قائم کردہ مقدمات کے اخراجات مدعی اور تفتیشی افسر برداشت کرنے کے پابند ہونگے اور انہیں تمام اخراجات یا ہرجانا 90 (نوے) دن کے اندر اندر ادا کرنا ہوگا اور اگر وہ ہرجانا ادا کرنے سے انکاری ہونگے تو ان کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو نیلام کرکے ہرجانے کی ادائیگی کی جائے گی۔

6 - کسی بھی جج کے تین فیصلوں کی تاخیر اس جج صاحب کو نوکری سے فارغ بھی کر سکتی ہے جسکے خلاف اپیل کا حق بھی انہیں حاصل نہ ہوگا۔

7 -اگر کوئی مدعی یا ملزم وکیل کی فیس ادا نہ کر سکنے کی پوزیشن میں ہو تو جج صاحب اس کیلئے سرکاری وکیل بھی مقرر کر سکتے ہیں۔

8 -وکیل کے ہوتے ہوئے مدعی کو ماسوائے شہادت ریکارڈ کروانے کے کورٹ میں آنے کی ضرورت نہیں ہو گی وہ اپنے کیس کی معلومات اپنے وکیل کے پرائیویٹ آفس سے لے سکے گا تاکہ عدالتوں میں بلاوجہ پیدا ہونے والے رش کو روکا جا سکے۔

9-ججز کا پروبیشن پیریڈ چھ ماہ سے ایک سال تک کا ہو گا تین ناقص کارکردگی کی رپورٹس نوکری سے فارغ کرواسکتی ہیں۔ ججز وکلاء کے لائسنس کو کینسل کروانے کی شفارش ملک کی سپریم جوڈشل کونسل کو ہی کریں گے۔

10 -ججز اپنی تعیناتی کے وقت اپنی تمام اندرونی و بیرونی ہر قسم کی جائیدادوں کے گوشوارے جمع کروانے کے پابند ہونگے اس کے بعد ہر سال بھی سالانہ رپورٹ کے ساتھ گوشواروں کی تجدید کروانے کے بھی پابند ہونگے۔

11-کرپٹ جج اور نااہل وکلاء کے لائسنس کو کینسل کرنے کا اختیار صرف اور صرف ملک کی سپریم جوڈشل کونسل کو ہی حاصل ہو گا ججز وکلاء کے لائسنس کو کینسل کروانے کی شفارش ملک کی سپریم کونسل کو ہی کریں گے۔

==========

(ص) انتظامیہ:

(1) انگریزوں کے زمانہ کے سول سروس کے غیر ملکی نظام میں ایسی جدت انگیز تبدیلیاں کی جائیں گی جو نظریہ پاکستان کے اہداف حاصل کرنے میں معاون بنیں گیں جس میں اخلاقیات کے معیار کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

(2) انتظامیہ کے ادنیٰ و اعلیٰ سب ہی ارکان کی وفاداری صرف اور صرف ریاست کے ساتھ ہو گی اور خادم و نگہبان ہونگے۔

(3) انتظامیہ کا رکن دوران ملازمت کوئی دوسرے کاروبار کا مجاز نہ ہوگا۔ بصورت دیگر احتسابی عمل سے گزرنا ہوگا۔

(4) عوام اور حاجت مند افراد کے ساتھ حسن سلوک لازمی شرط ہوگی اور ہر ملازم کی کارکردگی حسن اخلاق وغیرہ اسکی سروس بک پر لکھی جائے گی۔

(5) دیانتدار اور بااخلاق لوگوں کو ہی سروس بک کی سفارش پر ترقی مل سکے گی۔

(6) عہدوں اور ملازمت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے پر سروس سے علیحدہ کرنے کے ساتھ سخت سزا بھی دی جائے گی۔

(7) ہر سرکاری ملازم کی سروس پرفارمینس رپورٹ سالانہ جمع کروانی ہوگی اور لگاتار تین ناقص کارکردگی رپورٹس کے بعد نوکری سے فارغ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے فرض سے غفلت برتنے پر سزا اور جرمانہ بھی کیا جائے گا اور تاحیات کسی دوسری سرکاری نوکری کو حاصل نہیں کرسکے گا جس کے خلاف اسے اپیل کرنے کا حق نہ ہوگا۔ البتہ اگر کسی افسر کی طرف سے بغیر ثبوت کے کسی ملازم کے خلاف غلط رپورٹ کسی رنجش یا بدنیتی کی وجہ سے جمع کروائی گئی تو غلطی ثابت ہونے پر اس افسر کو بھی نوکری سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور اس کے خلاف قانونی کاروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

==========

(ض) ٹیکس اصلاحات: یہ کہ درج ذیل ٹیکس اصلاحات کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا

(1) ملک میں معاشی مساوات قائم کرنے کے لیے منافع اور آمدنی کی حدیں مقرر کر دی جائیں گی اور تمام ناجائز ٹیکس ختم کر دیئے جائیں گے اور عوام میں امیر اور غریب کے فرق کو کم سے کم کیا جائے گا۔

(2) کوئی نیا ٹیکس ملکی و عوامی مفاد کے منافی عوامی نمائندوں کی مشاورت اور رضامندی کے بغیر نہیں لگایا جائے گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

(3) بنیادی ضروریات ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگی۔

(4) ٹیکس صرف مفاد عامہ اور ریاست کے مفاد کے پیش نظر لگائے جائیں گے۔

============

(ع) نشر و اشاعت:

(1) یہ کہ پی آئی اے ریاستی و قومی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے آزادی صحافت کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

(2) سچے اور حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرنے والے صحافیوں کے تحفظ اور ترقی کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور کرپٹ، جھوٹے اور غلط پروپیگنڈا کرنے والے صحافیوں کے خلاف سخت ترین قانونی کاروائی عمل میں بھی لائی جائے گی۔

(3) سچی اور ملک و قوم کیلئے مثبت پروگرام کرنے والے الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات کو بھی حکومتی حمایت اور مکمل آزادی حاصل ہوگی البتہ ایک کوڈ آف کنڈکٹ مشاورتی عمل کے بعد مرتب کر کے سختی سے نافذ العمل بنایا جائے گا جسکی پابندی تمام نشر و اشاعت سے وابسطہ اداروں، افراد' سوشل میڈیا اور سوشل ایکٹیویٹیس پر لازم ہوگی اور اس امر کو بھی یقینی بنایا جائے گا کہ نشر و اشاعت میں ریاست و قوم کا مفاد، نظریہ پاکستان کا پرچار، اسلامی رسم و رواج اور عوامی مفاد کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ نہیں تمام وسائل و مسائل کی تبلیغ و تشہیر پاکستان کے استحکام و سالمیت اور عوام کے نقطہ نظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے استعمال کئے جائیں گے اور صرف ملک کے اندر بننے والے اشتہارات کی ہی نشر و اشاعت کی اجازت ہوگی کسی قسم کے غیر اخلاقی اشتہارات نشر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(4) تمام بین الاقوامی اُمور میں ریاستی وقار و احترام' عزت اور اسلامی اقدار کو ملحوظ خاطر رکھنا لازم ہوگا، ایسانہ کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(5) تمام دنیا میں مظلوم و محکوم قوموں کی حمایت کی جائے گی۔

(6) بین الاقوامی معاملات میں بھی ملکی حقوق کا تحفظ پہلے اور بحالی کی جدوجہد کی حمایت کی جائیگی۔

(غ) سفارت کاری : سفارت کاری انتہائی حساس اور اہمیت کا قومی ادارہ ہے اس میں کوئی سیاسی بھرتی نہیں کر سکتا وہی سفیر مقرر کیا جائے گا جو پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کر کے آئے۔ پی آئی اے کی جانب سے اعلیٰ درجے کے تعیناتی وسفارتی کے معیار قائم کئے جائیں گے اور ہر ملک میں ایسا سفیر بھیجا جائے گا جو اس ملک کی زبان، سیاسی و اقتصادی اور جغرافیائی حالات سے واقفیت رکھتا ہو گا اس سلسلے میں سفراء کی باقاعدہ تربیت کی جائے گی تاکہ وہ سفیر متعلقہ ملک میں جا کر اپنی ٹیکنکل ٹریننگ کی وجہ سے اس ملک کے ساتھ اپنے اعلیٰ تجارتی مراسم قائم کر سکے جس سے ملک کی تجارت میں اضافہ ہو سکے اور ملکی وقار کو دوسرے ملکوں کی نظروں میں بڑھایا جا سکے گا اور وہاں مقیم پاکستانیوں کے جائز مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر عزت و وقار کے ساتھ حل کروا سکے گا اس کے علاوہ اپنے ہم وطنوں کو ایسی تمام حرکات سے مانع اور باز رکھ سکے گا کہ جن سے وطن عزیز کی بدنامی ہونے کا امکان ہو گا۔

=========

(ف) ریاست ہے کیا۔:

ایک آزاد خود مختار ریاست ہونے کی چار درج ذیل شرائط ہیں

1۔ ''آزاد خود مختار خطہ زمین''۔

2۔ ''افراد/قوم''،

3۔''قومی نظریہ''،

4 ۔ ''ملکی وسائل اور ان پر قانونی دسترس''

یہ چار چیزیں لازم و ملزوم ہیں اور ان کے ہونے کے بعد کہیں جا کر ایک آزاد ریاست وجود میں آتی ہے اور پھر اس ریاست کے فرائض و حقوق وضع کئے جاتے ہیں کیونکہ کوئی ریاست اس وقت تک اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی جب تک ریاست کے حقوق و فرائض کا تعین نہ کر لیا جائے ۔

مستقبل کی ریاست اور سمت کا تعین: 11 اگست 1947 کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے قائد کے خطاب سے ریاست کے مستقبل کی وضاحت کی گئی تھی، "آپ آزاد ہیں؛ آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ اس ریاست پاکستان میں اپنی مساجد یا کسی دوسری عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو - اس کا ریاست کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بانی پاکستان محمد علی جناح۔

ریاست کے فرائض۔ :

ریاست کے اندر جتنے دفینے (خزانے ظاہر و مخفی) موجود ہیں ان پر صرف اور صرف ریاست کا ہی حق ہوتا ہے اور ریاست ہی کی ملکیت ہوتے ہیں اور ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ حکومت وقت پر واجب/لازم ہوتا ہے کہ وہ ریاست کے ایماء پر ان تمام وسائل کی حفاظت اور حکمت عملی کو بروئے کار لا کر اپنے ملک و قوم کی بہتری کیلئے خرچ کرے اور حکومت وقت پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ ریاست میں بسنے والے ہر

ایک شہری کے لئے مساوی مواقعوں کی فراہمی کو یقینی بنائے اور بلا تفریق و امتیاز، رنگ و نسل، عقیدہ و مذہب، مرد و خواتین، یتیم و مسکین، صحت مند و اپاہج تک پہنچائے اور تمام شہریوں کے بنیادی حقوق و واجبات کا خیال رکھے۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ کسی صورت بھی کسی بیرونی طاقت کو ریاست پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہ دے چاہے اس میں بسنے والے چند گروہوں کی رضا ہی شامل کیوں نہ ہو ایسی صورتحال پیدا کرنے والا یا والے تمام افراد ملک کے غدار متصور ہونگے اور ان کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرے اور جرم ثابت ہونے پر سر عام موت کی سزا دی جائے۔ جس کے خلاف اپیل صرف ملک کی سپریم کورٹ میں ہی کی جا سکے گی اور سپریم کورٹ اس اپیل کو 30/ تیس دن کے اندر اندر نمٹانے کی پابند ہو گی اس بینچ کی سربراہی ملک کا صدر کرے گا۔

۔ریاست کے حقوق۔:

1۔ کسی بھی ریاست کا پہلا حق یہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر بسنے والوں کی وفاداری صرف اور صرف ریاست سے ہو، جو ریاست کو ہر ایک چیز سے اہم اور مقدم و مقدس جانیں اور اس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ (جان، مال اور وقت) قربان کرنے کو تیار رہیں۔

2۔ ریاست کے اندر جتنے دفینے، خزانے (ظاہر و مخفی) موجود ہیں ان پر صرف ریاست کا ہی حق ملکیت متصور ہو گا کوئی اور شریک نہ ہو گا۔ ریاست کسی صورت کسی بیرونی طاقت

کو ان پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی، چاہے اس میں بسنے والوں کی رضا بھی کیوں نا شامل ہو۔ایسی صورت میں جو کوئی انسان اندرونی یا بیرونی سازش میں شریک ہو گا غدار متصور ہو گا اور موت کی سزا کا حقدار ہو گا۔ ریاست کے مجرم پر ذرا سا رحم بھی جرم تصور کیا جائے گا۔

ریاستی ادارے اور اہمیت۔:

کسی بھی ریاست میں داخلی و خارجی دفاعی نظام ، بین الاقوامی تعلقات، عدالتیں، معاشی نظام ، ذرائع آمد و رفت ، بندرگاہیں.بری و بحری اور ہوائی حدود تمام ریاستی ادارے کہلاتے ہیں اور ان تمام اداروں کی وفاداری اور وابستگی صرف ریاست سے وابستہ ہوتی ہے اور یہ ادارے ملک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں ان سب اداروں کی حفاظت اور دیکھ بھال ریاست کے ایماء پر حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ریاست یا ان ریاستی اداروں کے خلاف '' کسی کو بولنے یا ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی پروپیگنڈا کرنے یا کوئی بھی غیر قانونی عمل کرنے کی قطعاًاجازت نہیں ہوتی اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے خلاف ملک سے غداری کا مقدمہ ریاست یا ریاست کا ایک عام شہری بھی درج کروا سکتا ہے جس کی سزا سرعام سزائے موت ہو گی ۔

چونکہ وفاقی حکومت ان ریاستی اداروں کے حقوق و واجبات اور فرائض کی محافظ ہوتی ہے اس لئے ریاستی قانون کے اطلاق و نفاذ کی تمام تر ذمہ داری وفاقی حکومت پر ہو گی اور اس طرح تمام اداروں کو وفاقی حکومت کی سرپرستی حاصل رہے گی، اور وفاقی حکومت

تمام وفاقی اداروں کو پالیسی دینے اور اس پر عمل کروانے کی کُل مختار و مجاز ہو گی اور اسی طرح صوبائی/بلدیاتی حکومتیں صوبائی اداروں کو ایسی پالیسی دیں گی جو وفاقی پالیسی سے متصادم نہ ہوں۔ اور تمام ادارے اس کے تابع رہتے ہوئے اپنے اپنے فرائض انجام دیں گے۔ دوسرے وفاقی اداروں کو اور بلخصوص افواج پاکستان کو منصوبہ بندی کے بعد جدید ترین ٹریننگ اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ترجیحی بنیادوں پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دفاع کے شعبہ میں ان تمام ہنر مند ذہین اور باصلاحیت افراد کی توقیر کی جائے گی جو کسی بھی شعبے میں کوئی اہم ایجاد کرنے کے اہل ہوں گے خصوصاً دفاعی پیداوار پر زیادہ توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔ اسی طرح ،بری ، بحری اور ہوائی طاقت میں بھی مناسب اور جدید ترین ٹیکنالوجی کا اضافہ کیا جائے گا۔

===========

(ک) متفرق اور دیگر اہم امور:

(1) یہ کہ ماحولیاتی و موسمیاتی مسائل کا حل ایک ایسی جامع حکمت عملی کے تحت کیا جائے گا کہ جس کے ذریعے تمام بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری اور پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(2) چھوٹے چھوٹے ڈیم ،ایٹمی ، ہوائی و شمسی توانائی اور دیگر قابل تجدید توانائی کے ذرائع کو فروغ دیکر توانائی اور بجلی کے بحران کو ختم کیا جائیگا۔

(3) ہر گاوں اور شہر میں پینے کیلئے صاف پانی اور بجلی مہیا کی جائے گی۔

(4) زرعی زمین کو سیراب کرنے کے جدید طریقوں کو فروغ دیا جائے گا تاکہ پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے زیادہ موثر طریقے سے آبپاشی کی جاسکے۔

(5) بین السرحدی پانی و دیگر مسائل پر ایک فعال کمیشن بنایا جائے گا اور اُمور خارجہ سے اسکا گہرا تعلق پیدا کیا جائے گا تاکہ ان مسائل پر پاکستان اپنا موقف احسن طریقے سے پیش کر سکے۔

(6) تمام شعبہ ہائے زندگی میں صنفی امتیاز کا مکمل خاتمہ کرنے کیلئے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

(7) ملکی آبی ذخائر میں اضافہ کرنے کیلئے ٹھوس منصوبوں پر کام کیا جائے گا۔

(8) غربت، بھوک اور گداگری کے خاتمے کیلئے ٹھوس اور مثبت اقدامات کئے جائیں گے۔

(9) کسی بھی سطح کے سیاسی و غیر سیاسی حکومتی عہدے کے صوابدیدی اختیارات کو ختم کر دیا جائے گا۔اس طرح ہر فیصلہ دلیل کی بنیاد پر اور بروقت اقدامات یکساں طور پر انصاف اور ضابطہ کے تحت کیے جائیں گے۔اور کوئی شخص قانون سے مبراء نہ ہو گا اور نہ ہی کسی کو استثنیٰ حاصل ہو گا۔

==========

باب دوم: تنظیمی اُمور

آرٹیکل نمبر 7: تنظیمی ڈھانچہ (Organizationizational Structure)

یہ کہ پی آئی اے مندرجہ ذیل تنظیموں پر مشتمل ہو گی جو وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر قائم کی جائیں گی۔ چیرمین وفاق اور صوبائی تنظیموں کی سرپرستی کریں گے۔

7 (i): یہ کہ پی آئی اے کی تنظیم سازی وارڈ، گاوں/موضع، یونین کونسل، ٹاون، تحصیل، ضلع، ڈویژن/ریجن، صوبہ، اور ہر اس علاقہ میں جو پاکستان کی حدود میں ہے کی سطح پر کی جائے گی۔ ہر سطح کی تنظیم پارٹی قواعد و ضوابط کے تحت کام کرے گی۔

7 (ii) وفاقی مرکزی تنظیم: جس کا سربراہ صدر پارٹی ہو گا پی آئی اے کی وفاقی تنظیم ریاستی نظریاتی کونسل ہو گی۔ جو شیڈو گورنمنٹ کونسل، تربیتی اکیڈمی، تھنک ٹینک اور مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران پر مشتمل ہو گی کسی بھی معاملہ پر ریاستی نظریاتی کونسل کا فیصلہ حتمی ہو گا جبکہ مرکزی مجلس عاملہ کا کام ریاستی نظریاتی کونسل کے فیصلوں کے نفاذ کو بھی یقینی بنانا ہو گا اور ساتھ ہی ساتھ قواعد و ضوابط کے مطابق دیگر پارٹی امور کو سرانجام دینے میں بھی معاونت کرنا ہو گی۔ ریاستی نظریاتی کونسل کوئی بھی توجہ طلب معاملہ مرکزی مجلس عاملہ کو بھجوا سکتی ہے۔

(الف) وفاقی مجلس عاملہ :

وفاقی مجلس عاملہ ،شیڈو گورنمنٹ کونسل، تربیتی اکیڈمی، تھنک ٹینک، کی سربراہی، پی آئی اے کے چیرمین/ صدر کریں گے جبکہ کور کمیٹی (سی ای سی) ذیلی و معاون باڈی ہو گی جو مرکزی مجلس عاملہ سے منتخب کی جائے گی اور یہ چند ارکان پر مشتمل ہو گی جو چیرمین/ صدر سے منظوری کے بعد عمل میں لائی جائے گی ۔ مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران میں صوبوں، ریجن، ضلع، تحصیل اوریونین کونسل کی سطح کے صدور بھی شامل ہونگے۔ مرکزی مجلس عاملہ سے لئے گئے پچیس سے پینتیس افراد کے علاوہ تمام مذاہب اور پارٹی کی معاون و ذیلی تنظیم کے متعلقہ دیگر سفارش کردہ نمائندے بھی شامل کئے جائیں گے۔ سیکٹری جنرل تمام نامزدگیوں کا نوٹیفکیشن چیرمین/ صدر پی آئی اے کی منظوری کے بعد کرے گا۔

(ب) ریاستی نظریاتی کونسل : اس نظریاتی کونسل کا مقصد ریاست کی نمائندگی کرنا اور ریاست کے حقوق و واجبات کا تحفظ کرناہے۔اس کونسل میں ان تمام اہل علم اور خصوصی شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے گا جن کی علمی قابلیت، تجربہ، دینی خدمات، نظریہ پاکستان اور پارٹی کے نظریہ پر مکمل یقین واتفاق ہو گا۔ نظریاتی کونسل کی سربراہی پی آئی اے کے صدر کریں گے اور اس ضمن میں قواعد و ضوابط الگ سے مرتب کر کے پی آئی اے پارٹی کی ریاستی نظریاتی کونسل کا عمل اور طریقہ کار کو واضع کیا جائے گا۔

(پ) تربیتی اکیڈمی:

اس تربیتی اکیڈمی کا بنیادی کام سیاسی قیادت کی تربیت کرنا ہو گا اور ضرورت کے تحت تراش خراش کر کے قائدانہ صلاحیت اور شخصیت کو ابھارنا ہو گا تاکہ عام آدمی کو ہر اعتبار سے تیار کر کے عملی و فلاحی سیاست میں لایا جا سکے۔ تربیتی اکیڈمی کا قیام جلد سے جلد کیا جائے گا اور اسے جدید ترین سہولتوں سے آراستہ بھی کیا جائے گا۔ اس اکیڈمی میں قابل اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا۔ اس اکیڈمی کا مقصد زندگی کے ہر شعبہ جات کے لئے نوجوان نسل کو حکومتی امور چلانے کیلئے تیار کرنا ہو گا اور اسی اکیڈمی کی سفارشات پر ہی الیکشن میں حصہ لیا جاسکے گا۔

یہ تربیتی اکیڈمی بلاواسطہ اپنی سفارشات الیکشن امیدوار کیلئے مرکزی مجلس عاملہ کو بھیجنے کی بھی پابند ہو گی، علاوہ ازیں کسی بھی ناانصافی کے خلاف اپنی سفارشات مرکزی مجلس عاملہ کو بھجواسکتی ہے۔ اس اکیڈمی کیلئے قواعد و ضوابط الگ سے بنائے جائیں گے جو پی آئی اے کی مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد نافذالعمل ہونگے۔

(ت) شیڈو گورنمنٹ کونسل:

اس کونسل میں تمام اہل علم اور خصوصی شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے گا۔ اس کونسل کے ممبران تھنک ٹینک کی طرز پر کام کریں گے اور ہر تین کے بعد اجلاس منعقد ہو گا اور اس اجلاس کے صدر اور سیکریٹری کے فرائض انجام

دینے والوں کے ناموں کا انتخاب حروف تہجی کے حساب سے ترتیب سے دیا جائے گا۔ اس طرح ہر ایک برابری کی سطح پر اپنی خدمات سرانجام دے سکے گا۔

شیڈو گورنمنٹ کونسل کا ابتدائی قیام: صدر پی آئی اے کی منظوری کے بعد کیا جائے گا۔ بعد ازاں کونسل میں ممبران کا اضافہ کونسل کے اجلاس میں سفارش کردہ افراد کے ذریعے ہوگا جن کی حتمی منظوری صدر پی آئی اے پارٹی سے لینا ضروری ہوگی۔

(ٹ) تھنک ٹینک:

پی آئی اے کے فکری عمل و پالیسی کی سطح پر رہنمائی کیلئے پیپلز تھنک ٹینک بنایا جائے گا جس میں مختلف مکتب فکر اور شعبہ ہائے زندگی سے وابسطہ ماہرین کو شامل کیا جائے گا تا کہ ہر شعبہ زندگی میں تکنیکی معاونت حاصل کی جا سکے۔ اس ضمن میں قواعد و ضوابط الگ سے مرتب کئے جائیں گے جو پی آئی اے کی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہونگے۔

7 (iii) صوبائی تنظیم اور اسکا طریقہ کار :

پی آئی اے پارٹی کی صوبائی تنظیم 'صوبائی کونسل (Provincial Council) ، صوبائی مجلس عاملہ (Provincial Executive Committee) اور صوبائی

کور کمیٹی پر مشتمل ہو گی۔ صوبائی کونسل اور صوبائی کور کمیٹی کی سربراہی پی آئی اے کا صوبائی صدر کرے گا۔

صوبائی کونسل کے ممبران کی ٹیم یونین کونسل، تحصیل، اضلاع اور ڈویژن کے صدور پر مشتمل ہو گی۔ صوبائی مجلس عاملہ کا قیام مرکز کی طرز پر ہی ہو گا اور دیگر افراد بھی اسی طرح شامل کئے جائیں گے۔ صوبائی مجلس عاملہ سے منظور کردہ اور بھیجی گئی سفارشات پر مرکزی مجلس عاملہ مشاورتی عمل کے بعد کوئی بھی حتمی فیصلہ کر سکتی ہے۔ مقامی حکومتوں سے متعلق پارٹی امور پر قواعد و ضوابط کے مطابق فیصلہ سازی کا اختیار صوبائی مجلس عاملہ کو ہو گا۔

7 (iv) ریجنل تنظیم: یہ کہ پی آئی اے کی ریجنل تنظیم، ریجنل کونسل (Regional Council)، ریجنل مجلس عاملہ (Regional Executive Committee) اور ریجنل کور کمیٹی پر مشتمل ہو گی جن کی سربراہی پی آئی اے کا ریجنل صدر کرے گا اور ریجنل کونسل کے ممبران کی ٹیم یونین کونسل، تحصیل، اضلاع اور ریجن کے صدور پر مشتمل ہو گی۔ ریجنل مجلس عاملہ کی تشکیل کا عمل بھی مرکز اور صوبائی مجلس کی طرز پر ہی ہو گا۔ ریجنل مجلس عاملہ سے منظور کردہ اور بھیجی گئی سفارشات پر صوبائی مجلس عاملہ مشاورتی عمل کے بعد کوئی بھی حتمی فیصلہ کر سکتی ہے۔ ریجنل مجلس عاملہ کا کام پارٹی کے متعلق آگاہی کے کام کی نگرانی و معاونت کرنا ہے۔

7 (v) دیگر سطح کی تنظیمیں:

یہ کہ پی آئی اے کی دیگر تنظیمیں جن میں ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر ہیں وہ بھی وفاقی، صوبائی و ریجنل طرز پر ہی بنائی جائیں گے اور متعلقہ سطح کے صدور سربراہی کریں گے۔ جن کا کام نچلی سطح پر پارٹی کی زیادہ سے زیادہ ممبرسازی کرنی ہوگی اس طرح نئی قیادت کی تلاش اور تیاری بآسانی عمل میں لائی جاسکے گی یہ تنظیمیں پارٹی امیدواروں کو اخلاقی ' قانونی اور ملک و قوم کی خدمت کے طریقہ کار کی تربیت دیں گی تاکہ ملک میں ہونے والے ہر ظلم کو احسن طریقے سے ختم کیا جاسکے کیونکہ اخلاق و اخلاص اور دل سے کئے گئے کام پارٹی کی کارکردگی پر اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

7 (vi) معاون تنظیمیں:

پی آئی اے کی طرف سے پاکستان میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کیلئے معاون تنظیمیں بنائی جائیں گی جن میں الیکشن کمیشن آف پی آئی اے ' لیبر/مزدور ونگ، کسان ونگ، ویمن ونگ، یوتھ ونگ اور سٹوڈنٹ آرگنائزیشن پر مشتمل ہونگی۔ پی آئی اے غیر مسلم ونگ اور پی آئی اے سپیشل افراد کی تنظیمیں بھی شامل ہونگی۔ جبکہ ان کے علاوہ بھی ضرورت کے تحت ذیلی یونٹس کسی وقت بھی بنائے جاسکیں گے۔ لیکن ان تمام ذیلی یونٹس کے قواعد وضوابط پی آئی اے کی مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد الگ الگ مرتب کر کے نافذ کئے جائیں گے۔

7 (vii) بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی تنظیم:

پی آئی اے کی بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے ایک الگ معاون ذیلی تنظیم بنائی جائے گی جو اپنے نمائندے قواعد و ضوابط کے تحت خود منتخب کریں گے اور پارٹی کی نظریاتی کونسل و تھنک ٹینک میں اپنے نمائندے نامزد بھی خود ہی کریں گے۔ اس ضمن میں ذیلی تنظیم کے قواعد و ضوابط مرکزی مجلس عاملہ سے منظوری کے بعد الگ الگ مرتب کرکے نافذ کئے جائیں گے۔

7 (viii) تنظیموں کے عہدیداران اور ارا کین:

ہر سطح کی تنظیم کم از کم ۵۰ کارکنان پر مشتمل ہو گی جن میں صدر، نائب صدر، جنرل سیکریٹری، فنانس سکیریٹری اور پبلیسیٹی سیکریٹری شامل ہو گے باقی عہدے باہمی مشاورت اور ضرورت کے مطابق عمل میں لائے جائیں گے۔

آرٹیکل نمبر8: رہنماوؤں کی تعلیم اور مدت

(Qualifications and Tenure)

8 (i) پارٹی عہدیدار کی بنیادی اہلیت: وہ شخص جو کم از کم ایک سال پارٹی ممبر شپ کا عرصہ گزار چکا ہو اور اعلیٰ اخلاق و کردار کا حامل ہو، تعلیم یافتہ ہو اور پارٹی کیلیئے اس کی مثبت خدمات ہوں، پارٹی الیکشن یا نامزدگی کے وضع کردہ قواعد و ضوابط اور اصولوں پر پورا اترتا ہو تو وہ پارٹی عہدہ لینے کا مجاز ہو گا۔

8 (ii) پارٹی الیکشن کے عہدے دار کی عمر: پارٹی الیکشن میں حصہ لینے والے امیدوار کی عمر کم از کم ۲۰ سال ہونا ضروری ہے۔

8 (iii) پارٹی عہدے کی معیاد: کسی بھی پارٹی عہدہ کی معیاد زیادہ سے زیادہ تین سال ہو گی اور دوسری معیاد اس کی کارکردگی اور اعلیٰ اخلاقی معیار پر منحصر ہو گی۔ تیسری مرتبہ کوئی پارٹی عہدہ ایک ہی سطح کی تنظیم میں نہیں رکھ سکتا۔ اور ہر سطح کے منتخب صدر کیلئے یہ لازم ہو گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو معیاد ایک سطح کی تنظیم میں پوری ہونے پر اوپر کی سطح کیلئے کوشش کرے۔ ایسے تمام عہدہ داران جو ایک سطح پر دو معیاد پوری کر چکے ہوں اور اگلی سطح پر نہ جانا چاہتے ہوں تو وہ پھر اپنی مرضی سے تھنک ٹینک کا حصہ بن سکتے ہیں اور یا پھر حکومتی الیکشن میں بھی جا سکتے ہیں۔ اس ضمن میں کسی کو استثنیٰ حاصل نہ ہو گا۔

8 (iv) پارٹی عہدیدار کے الیکشن میں حصہ لینے کی شرط :

حکومتی الیکشن میں حصہ لینے کیلئے پارٹی عہدیدار کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا لازم ہو گا کیونکہ ایک وقت میں پارٹی پالیسی کے مطابق کوئی بھی شخص دو عہدے نہیں رکھ سکتا ہے اور اس ضمن میں کسی کو بھی استثنیٰ حاصل نہیں ہو گا۔

آرٹیکل نمبر 9: پارٹی عہدے داروں کا دائرہ اختیار (Functions and Powers of Party Positions)

9 (i) مرکزی صدر:

مرکزی صدر کا کام نگرانی اور سربراہی کا ہے اس کے علاوہ وہ ریاستی نظریاتی کونسل کے آئین کے مطابق دیگر امور سلطنت بھی سرانجام دے گا اور سالانہ پارٹی کنونشن کی صدارت بھی کرے گا۔ صدر کا تقرر ایک نامزد کردہ کمیٹی کے ذریعے کیا جائے گا۔ موجودہ صدر کی مدت پوری ہونے سے تین ماہ قبل یہ عمل شروع کر دیا جائے گا۔ نامزدگی کرنے والی کمیٹی پانچ سینیر ممبران پر مشتمل ہو گی جسے مرکزی مجلس عاملہ تشکیل دے گی۔ نامزدگی کمیٹی، پارٹی کے پانچ ممبران کے نام پورے ملک سے چن کر مرکزی مجلس عاملہ میں پیش کریگی جن میں سے ایک کو باہمی مشاورت سے چنا جائے گا۔ اگر موجودہ صدر دوسری دفعہ حصہ لینا چاہے تو اس کا نام بھی نامزد ممبران میں شامل کر کے مرکزی مجلس عاملہ کو بھیج دیا جائے گا۔

9 (ii) تنظیم کے صدر کی ذمداریاں:

کسی بھی سطح کا صدر اس سطح کا چیف ایگزیکیٹو بھی ہوگا اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سرانجام دیگا۔

9 (iii) تنظیم کے نائب صدر کی ذمداریاں:

صدر کے دیے ہوئے امور بجا لانے کا ذمہ دار ہو گا اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سرانجام دیگا اور صدر کے درست کام میں معاونت کرے گا۔

9 (iv) جنرل سیکریٹری:

صدر کے بعد تمام تنظیمی امور کا ذمہ دار ہو گا اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سر انجام دیگا اور صدر کے درست کام میں معاونت کرے گا، ہر میٹنگ میں حاضر رہے گا، تنظیم اور ورکنگ کمیٹی کا ایجنڈا صدر کی ہدایت پر تیار کرے گا اور اس کا رکارڈ رکھے گا، پارٹی کی معاشی تفصیل تنظیم کی منظوری کے لئے پیش کرے گا۔

9(v) سیاسی مشیر: کسی بھی سطح کے ایگزیکٹیو کا ایک یا سے زیادہ سیاسی مشیر ہونگے اور وہ ضابطے کے مطابق پارٹی امور سر انجام دیں گے۔

9(v) پارٹی کے ترجمان:

پارٹی کے ان فیصلوں کو جن میں عوامی مسائل کے حل پیش کئے گئے ہوں گے عوام تک میڈیا کے ذریعے سے آگاہ کرنے کے فرائض ادا کریں گے۔

9(v) سیاسی کوآرڈینیٹرز:

پارٹی پالیسی کے مطابق عوام کے ساتھ اور دوسری پارٹیوں سے بہتر تعلقات بنانے اور ان کے مسائل سے آگاہ کرنے کے فرائض ادا کریں گے۔

9(vi) انفارمیشن سیکرٹریز:

پارٹی پالیسی کے مطابق میڈیا اور عوام کے ساتھ بہتر تعلقات بنانے اور ان کے مسائل سے آگاہ کرنے کے فرائض ادا کریں گے۔

9(vii)فنانس سیکریٹریز : تمام فنانس اور اکاونٹ کے نظام کا خیال رکھیں گے اور ضابطے کے مطابق پارٹی امور سرانجام دیں گے۔

9(viii)دیگر پوزیشنز : دیگر عہدیداران کی ذمہ داریوں کا تعین صدر اور جنرل سیکریٹری کی باہمی مشاورت سے کیا جائے گا جن کی تفصیل نوٹیفکیشن میں واضح کی جائے گی۔

آرٹیکل نمبر10:

فنڈز کی وصولی اور جمع کرنے کے قواعد و ضوابط (Receipt and Collection of Fund)

یہ کہ تمام فنڈز کی وصولی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے (الیکشن کمیشن ایکٹ204) قوانین کے مطابق کی جائے گی اس ضمن میں افراد سے فنڈز لئے جا سکیں گے اور کسی بھی بیرونی ادارے سے کوئی فنڈ نہیں لیا جائے گا۔ ہر فنڈ کی رسید دی جائے گی اور وصولی کا اندراج بک آف اکاونٹس میں کیا جائیگا۔

آرٹیکل نمبر11: فنانس،اکاونٹس اور آڈٹ کا نظام (Finance, Accounts and Audit System)

یہ کہ پارٹی فنانس ، اکاونٹس اور آڈٹ کا ڈیپارٹمنٹ مرکزی سطح پر قائم کیا جائے گا ہر سطح کی تنظیم کے تمام عہدیدار پارٹی اخراجات باہمی مشاورت سے طے اور ادا کریں گے۔ تمام ٹرانزیکشنز بنک اکاونٹس کے ذریعے سے کی جائیگی جس کیلئے پارٹی کا مرکزی

سطح پر ایک مین بنک اکاونٹ اور دیگر ذیلی بنک اکاونٹس کھولے جائیں گے تاکہ ممبر شپ فیس، فنڈنگ کی رقم اور اخراجات کی الگ الگ مینجمنٹ کی جاسکے۔ ضرورت کے تحت صوبوں، ریجن یا دیگر سطح پر بھی بنک اکاونٹ پارٹی صدر کی اجازت سے ہی کھولے جا سکیں گے۔ پارٹی صدر کسی بھی اکاونٹ کے دستخط کنندگان کا نام منظور کر سکتا ہے البتہ بنک اکاونٹ فنانس سیکٹریز کے ساتھ چلائے جائیں گے۔ پارٹی کا سہماہی بنیادوں پر اندرونی آڈٹ کیا جائے گا اور ہر سال بیرونی آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کرایا جائے گا۔مالی سال کا آغاز ہر سال ۳۰ جون سے ہوگا جو ۱۲ مہینے پر محیط ہوگا۔

==========

باب سوئم: متفرق اُمور

آرٹیکل نمبر12: جماعت کے داخلی انتخاب کا طریقہ (Intra-Party Election Procedure)

12 (i) **پارٹی کا ابتدائی دور اور داخلی الیکشن:** پہلے چار سال پارٹی میں کوئی جامع سطح پر الیکشن نہیں کروائے جاسکتے کیونکہ پہلے چار سال میں پارٹی کے الیکشن کمیشن کے قواعد و ضوابط بنائے جایئں گے۔ چنانچہ ابتدائی دور اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے فاونڈرز ممبران کا داخلی الیکشن کے ذریعے عبوری سیٹ اپ قائم کرنے کیلئے محدود عہدوں پر ابتدائی چُناو کیا جائے گا۔ ابتدائی چُناو کے علاوہ تمام دیگر عبوری عہدے نامزدگی کے ذریعے ہی نوٹیفائی کئے جائیں گے۔ جو لوگ اس عبوری نظام میں چار سال تک حصہ رہیں گے وہ باقاعدہ مدت کی دو باریاں بھی لے سکیں گے البتہ حکومتی الیکشن میں شامل ہونے کے خواہشمند کو عبوری سیٹ اپ میں سے اپنا عہدہ چھوڑنا ہو گا۔

۱۲(ii) **داخلی الیکشن کے قواعد و ضوبط اور طریقہ کار:**

(الف) ہر گاوں، وارڈ اور محلے کی بنیاد پر عہدے داروں کا چناو کیا جائے گا جس میں کوئی بھی گاوئں ' وارڈ یا محلے دار شخص حصہ لے سکے گا جس کیلئے کم از کم میٹرک پاس ہونا لازمی ہو گا۔

(ب) تمام وارڈوں کے عہدے دار اپنے متعلقہ گاوں یونین کونسل کی سطح پر اپنے نمائندوں کا چناو خود کریں گے۔

(پ-جز نمبر 1) دیہاتی یونین کونسل کی سطح کے انتخابات کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہو گا ۔

1-ہر چھوٹے گاؤں سے ایک کونسلر منتخب کیا جائے گا لیکن انتخابات میں حصہ لینے کیلئے ایک سے زیادہ امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں جس کیلئے خواتین اور مرد امیدواروں کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہوگا- تمام درخواست دہندگان کے انٹرویو کے بعد قابل 'ایکٹو' معاملہ فہم 'اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق والے امیدواروں کو انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے گی۔

2 -بڑے گاؤں میں سے دو امیدوار منتخب کیۓ جائیں گے جن کے لئے طریقہ کار شق ب جز نمبر 1 والا ہی ہو گا

3 -تمام منتخب امیدوار یونین کونسل کی سطح پر اپنا صدر اور نائب صدر منتخب کریں گے۔

(پ-جز نمبر 2):

شہری یونین کونسل کے انتخابات کا طریقہ کار:

1 -ہر وارڈ سے ایک کونسلر منتخب کیا جائے گا لیکن انتخابات میں حصہ لینے کیلئے ایک سے زیادہ امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں جس کیلئے خواتین اور مرد امیدواروں کا

پاکستان نظریاتی اتحاد

میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ تمام درخواست دہندگان کے انٹرویو کے بعد قابل ' ایکٹو ' معاملہ فہم ' اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق والے امیدواروں کو انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے گی

2 - تمام منتخب امیدوار یونین کونسل کی سطح پر اپنا صدر اور نائب صدر خود منتخب کریں گے

3- یونین کونسل کے تمام صدور اور نائب صدور مل کر تحصیل صدر اور نائب صدر کو منتخب کریں گے

4 - تمام تحصیلوں کے صدر اور نائب صدر مل کر ضلع صدر اور نائب صدر کا انتخاب کریں گے

5 - تمام اضلاع کے صدور میں سے ریجنل صدر اور نائب صدر کا انتخاب سپریم کونسل کرے گی

6 - تمام ریجنز کے صدور اور نائب صدور میں سے مرکزی مجلس عاملہ کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب بھی سپریم کونسل ہی کرے گی۔

7 - تمام سطح کے صدور اور نائب صدور اپنے منتخب شدہ ممبران میں سے باقی عملے کا انتخاب خود کریں گے جن میں جنرل سیکرٹری ' فنانس سیکرٹری اور دیگر عہدیداران شامل ہونگے۔

8۔ ہر سطح پر انتخابی ٹریبونل بنائے جائیں گے جو کسی بھی بد نظمی' دھاندلی اور بدعنوانی کا فوراً ایکشن لے گے اور صاف و شفاف انتخابات کو یقینی بنائے گا۔

9- منتخب ممبران کی مدت 4 سال ہو گی کرپٹ ممبران کے خلاف سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی اور کرپشن ثابت ہونے پر سرعام کوڑوں کی سزا' جرمانے اور قید کی سزا بھی دی جائے گی اور ایسا امیدوار تاحیات نااہل کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ ضمنی انتخابات کروائے جائیں گے۔

۱۲(iii) پی آئی اے ووٹر کی اہلیت:

یہ کہ پی آئی اے کا ہر ممبر جو پارٹی شناختی کارڈ اور قومی شناختی کارڈ رکھتا ہو تو وہ ووٹ دینے کا اہل ہو گا۔ داخلی الیکشن کے وقت ووٹ دینے اور لینے والے دونوں کے پاس پاکستان اور پارٹی کا شناختی کارڈ ہونا ضروری ہے بصورتِ دیگر اسے ووٹ کاسٹ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

آرٹیکل نمبر13:

پارٹی اُمیدوار کی نامزدگی کرنیکا طریقہ / (Selection Nomination of Candidate

یہ کہ حکومتی الیکشن میں حصہ لینے والے پارٹی اُمیدوار کو ایک مخصوص طریقہ تربیت سے پروان چڑھایا جائے گا اور وہ تمام بُنیادی اہلیت کا حامل ہو گا۔ حکومتی الیکشن میں حصہ

لینے والے تمام امیدواروں کی جانچ پڑتال پارٹی کی ایک مخصوص ٹیم (الیکٹرول کالج ٹیم) ہی کرے گی اسلئے صرف پارٹی کی مخصوص ٹیم (الیکٹرول کالج ٹیم) کے منتخب کردہ امیدوار ہی حکومتی الیکشن میں حصہ لینے کے اہل ہونگے / ہونگی البتہ کچھ حلقوں میں مرکزی مجلس عاملہ کے تجویز کردہ امیدواروں کو بھی ٹکٹ دیئے جائیں گے ایسے تمام حلقوں کی لسٹیں مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد پارٹی الیکشن کمیشن شائع کرنے کا مجاز ہوگا۔

منتخب یا نامزدگی کے تمام مراحل مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد پارٹی کی مخصوص ٹیم (الیکٹرول کالج ٹیم) کے ذریعے ہی عمل میں لائے جائیں گے تاکہ ایسے محب وطن پاکستانی حکومت میں آئیں جن کی تمام تر ہمدردیاں اپنے ملک اور قوم کے ساتھ ہوں اور وہ ان فرائض کو عبادت سمجھ کر ادا کریں اور اپنے ملک کو اپنے قائد محمد علی جناحؒ کے راستے پر چلا کر دنیا کو ثابت کر دیں کہ ہمارے قائد کے مقاصد کتنے عظیم تھے پارلیمانی بورڈ کی تشکیل پارٹی کے صدر کی منظوری سے ہوگی۔

پارٹی کی نظریاتی کونسل کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی الگ سے مخصوص اقلیتی سیٹ نہیں ہوگی کیونکہ نان مسلم بھی پاکستان کے شہری ہیں اسلئے ان کو بھی ایک عام پاکستانی شہری کی حیثیت سے الیکشن میں حصہ لینے کا مکمل حق حاصل ہے۔

نوٹ: ہر سطح کے انتخاب میں کوشش کی جائے گی کہ تمام ممبران اپنے امیدواروں کو میدان میں لانے کے بعد اس امر کے پابند ہونگے کہ وہ تمام ممبران پی آئی اے کے خود

کو کنڈیڈیٹ متصور کریں گے اور ازخود الیکشن مہم چلائیں گے۔وسائل ، دولت کا استعمال کم سے کم کیاجائے گا۔ ہر معاملے میں کفایت شعاری ، نمود نمائش سے اجتناب کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنے کی پالیسی اپناتے ہوئے محنت کی جائے گی۔

===========

آرٹیکل نمبر۱۴: تنازعات کا حل (Procedure for Resolution of Disputes)

پارٹی تنازعات کے حل کیلئے پارٹی مرکزی مجلس عاملہ کی منظوری سے پارٹی ڈسپلن ایکٹ کے مطابق حل کئے جائیں گے تاہم وقت ضرورت ، پارٹی صدور بھی اپنی اپنی سطح پر پارٹی ڈسپلن ایکٹ کے مطابق تنازعات کا حل کرنے کے مجاز ہوں گے اور کسی بھی سطح کے صدور کا کوئی فیصلہ پارٹی ممبر کو مناسب / ٹھیک نہ لگے تو وہ اس فیصلے کے خلاف مرکزی مجلس عاملہ میں اپیل کرنے کا حق رکھتا ہے جس کا فیصلہ 30 دن کے اندر اندر مرکزی مجلس عاملہ کرنے کی پابند ہو گی۔

آرٹیکل نمبر۱۵: آئین میں ترمیم کا طریقہ کار (Amendment to the Constitution)

پاکستان نظریاتی اتحاد

پی آئی اے کے آئین میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنے یا کروانے کے لئے سب سے پہلے تجویز کنندہ اپنی تجویز تفصیلی طور پر لکھ کر تھینک ٹینک کو دے گا جس پر تھینک ٹینک اپنی سفارشات کے ساتھ یہ تجویز 30 دن کے اندر اندر مرکزی مجلس عاملہ کو بھیجنے کا پابند ہو گا اور پھر مرکزی مجلس عاملہ اس کا بغور جائزہ لے کر فیصلہ کرئے گی کہ یہ تجویز ملک و قوم کی بہتری کیلئے ضروری ہے کہ نہیں، اگر اس تجویز میں ملک و قوم کی بہتری ہو گی تو اس تجویز کو آئین میں شامل کر دیا جائے گا اور اگر قابل سماعت اور قابل تبدیلی تجویز نہ ہوئی تو تب بھی ایک تفصیلی فیصلہ مرکزی مجلس عاملہ کی طرف سے جاری کیا جائے گا جسکا نسخہ تجویز کنندہ کے ساتھ ساتھ پبلک کیلئے بھی شائع کیا جائے گا فیصلے کا یہ عمل دونوں صورتوں میں شائع کیا جائے گا اور اچھی تجویز دینے والے کو بہترین تجویز/کارکردگی کا مرکزی مجلس عاملہ کی طرف سے سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا جائے گا کیونکہ ہر پارٹی ممبر کو اپنے علاقے کی حالت بہتر کرنے کیلئے مثبت تجاویز جمع کرانے کا پورا پورا حق ہے کیونکہ اس پارٹی کے وجود کا مقصد پاکستان میں ملک و قوم کی بہتری ہے اللہ تعالی ہماری اس پارٹی کو ایسا کرنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے آمین

اختتام:

اختتامی کلمات:۔

پی آئی اے کے آیئن کا یہ مسودہ دستور ساز کمیٹی کے ممبران جناب ارشد نعیم چوہدری اور جناب رانا محمد طارق صاحب نے باہمی مشاورت اور مختلف ممبران واحباب کی تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا۔ الیکشن کمشن سے دستور کی منظوری کے بعد یہ دستور ساز کمیٹی خود بخود ریاستی نظریاتی کونسل میں تبدیل ہو جائے گی۔

خصوصی نوٹ:

ہم جناب رانا محمد طارق صاحب، ثناء اللہ بھلی صاحب اور دوسرے تمام احباب کے بے حد مشکور ہیں جنہوں نے اس مسودہ کی پروف ریڈنگ اور تدوین وترتیب میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد ان کی یہ کاوشیں ہی مسودے کی تکمیل کا سبب بنی ہیں اور ہم ان تمام شخصیات کے بھی مشکور ہیں جنھوں نے اس نیک کام میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا ہے جس سے ہماری آنے والی نسلیں مستفید ہو سکیں گی۔

آخر میں ہماری ٹیم کی اپنے رب العزت سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں ملک و قوم کی بہتری کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی شیاطین سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین ۔

===========================

حوالہ جاتی کتب۔

- قائد اعظم کا نظریہ سیاست۔ قیوم نظامی
- اسلامی ریاست۔ مولانا مودودی
- قرآن اور اقبال۔ پرویز
- قائد اعظم چیلنج سیکولرازم۔ آزاد بن حیدر

پاکستان نظریاتی اتحاد

مرکزی دفتر

C-105 کینٹ بازار ملیر کینٹ کراچی

اور

اسلام آباد

ختم شد

ایمان
انصاف
ایثار
علم
صحت
ہنر